﴿......اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ ☆﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَاماً مَّحمُوداً﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۷ جمعۃ المبارک ۲۹ر ستمبر ۲۰۰۰ء شمارہ ۳۹
۳۰ر جمادی الثانی ۱۴۲۱ ہجری ☆ ۲۹ر تبوک ۱۳۷۹ ہجری شمسی

انسانیت کا احترام

حضرت سہل بن حنیف اور قیس بن سعد قادسیہ میں تھے کہ قریب سے ایک جنازہ گزرا تو دونوں کھڑے ہوگئے۔ ان سے کہا گیا کہ یہ تو غیر مسلم کا جنازہ ہے۔ انہوں نے کہا حضور ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہوگئے۔ آپ سے کہا گیا کہ یہ تو یہودی کا جنازہ ہے تو آپ نے فرمایا کیا یہ انسان نہیں تھا۔

(صحیح بخاری کتاب الجنائز باب من قام لجنازۃ یہودی)

صحابہ حضرت مسیح موعودؑ حضرت محمد حسین خان صاحب ٹیلر، حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب، حضرت میاں عبدالرشید صاحب، حضرت ملک نادر خان صاحب، حضرت ملک برکت علی صاحب، حضرت قاضی منشی محبوب عالم صاحب اور حضرت شیخ محمد اسمٰعیل صاحب رضوان اللہ علیہم کی روایات کے حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں کا دلنشیں اور ایمان افروز تذکرہ

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے تیسرے روز کے دوسرے اجلاس میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز اور روح پرور خطاب)

(دوسری قسط)

حضرت محمد حسین خان صاحب ؓ ٹیلر ابن خدا بخش صاحب سکنہ گوجرانوالہ

آپ کو ۱۸۹۷ء میں بیعت کی سعادت عطا ہوئی۔ آپ کے بیٹے مکرم عبدالمنان صاحب پہلے فوج میں تھے بعد میں گولبازار ربوہ میں ٹیلرنگ کی دکان کھول لی۔

روایات: مجھے بچپن میں کشتی دیکھنے کا بہت شوق تھا ایک دن میں کشتی دیکھ کر آیا تو خواجے وہاں کوئی رہتے تھے۔ وہاں کسی خواجے کے گھر کوئی مہمان لاڑکانہ سے آیا ہوا تھا تو اس سے وہ دریافت کر رہے تھے کہ لاڑکانہ کے حالات سناؤ تو اس نے کہا کہ میں نے ایک نئی بات سنی ہے کہ ہمارے لاڑکانے میں ایک مولوی نے تقریر کی ہے۔ تقریر میں اس مولوی نے کہا کہ زیادہ تعلیم پڑھنے سے بھی آدمی کا دماغ خراب ہو جاتا ہے اور اس نے کہا کہ قادیان میں ایک مرزا ہے جو فرماتا ہے کہ میں خدا ہوں۔ میں نے کہا مولوی صاحب کسی کتاب کا حوالہ بھی دیا ہے یا یوں ہی زبانی کہا ہے۔ تو اس نے کہا کہ براہین احمدیہ کا حوالہ باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

نشان کی جڑ دعا ہی ہے۔ یہ اسمِ اعظم ہے اور دنیا کا تختہ پلٹ سکتی ہے۔ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ اللہ جلشانہ نے جو دروازہ اپنی مخلوق کی بھلائی کے لئے کھولا ہے وہ ایک ہی ہے یعنی دعا

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقبول دعاؤں کے لاتعداد واقعات میں سے چند ایک کا نہایت ایمان افروز اور روح پرور تذکرہ

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۵ /ستمبر ۲۰۰۰ء)

لندن (۱۵ر ستمبر ۲۰۰۰ء): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ المومن کی آیت نمبر ٦٦ ﴿هُوَ الحَیُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ......الخ﴾ کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ کرنے کے بعد فرمایا کہ اب جو مضمون جاری ہے وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مقبول دعاؤں کا مضمون ہے جس کے بہت سے حصے آپؑ کے اپنے الفاظ میں ہیں اور بعض دوسروں کی روایات پر مشتمل ہیں۔ اس کثرت سے آپ کی دعائیں مقبول ہوئی ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ اس کے بے شمار ثبوت دنیا میں ہر جگہ پھیلے پڑے ہیں۔ اتنے وسیع مضمون کو سمیٹنا تو بہر حال ممکن نہیں مگر جستہ جستہ بعض قبولیت دعا کے نمونے آپ کے سامنے رکھتا ہوں چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے قبولیت دعا کے نہایت درجہ ایمان افروز واقعات پڑھ کر سنائے۔ ان میں سعد اللہ لدھیانوی معاند احمدیت کی ذلت و نامرادی کی موت کا نشان بھی بیان فرمایا۔ حضور علیہ السلام نے دعا کے متعلق فرمایا کہ صوفیائے کرام کے نزدیک بڑی کرامت استجابت دعا ہی ہے۔ باقی سب اس کی شاخیں ہیں۔ ایک لڑکا جسے طاعون تھی اور خون کی قے بھی آئی وہ حضور علیہ السلام کی دعا سے معجزانہ طور پر شفایاب ہو۔ حضور علیہ السلام کی دعا کے نتیجہ میں سخت گرمی اور قحط کے ایام میں بارش ہونے کے کئی واقعات بھی بیان فرمائے۔ ایک دفعہ حضرت منشی اروڑے خان صاحبؓ نے عرض کی کہ حضور دعا کریں کہ بارش ہو اور اوپر بھی پانی ہو اور نیچے بھی پانی۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب نے عرض کی کہ اوپر بھی پانی اور نیچے بھی پانی ہونے کی دعا صرف ان کے لئے ہی کریں۔ یہ دعا حیرت انگیز طور پر پوری ہوئی۔ وہ بٹالہ کی طرف روانہ ہوئے کہ راستے میں اچانک ایک بادل کا ٹکڑا اٹھا اور زور سے بارش ہوئی۔ یکہ الٹ گیا اور حضرت منشی اروڑے خان صاحب پانی میں گر گئے جبکہ حضرت منشی ظفر احمد صاحب اس سے بچ رہے۔

حضرت حافظ نبی بخش صاحب کے اپنے بچے کی وفات پر غیر معمولی صبر کے نتیجہ میں حضور علیہ السلام کی نعم البدل کی دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے انہیں حضرت حکیم فضل الرحمٰن عطا فرمائے جنہیں افریقہ میں لمبا عرصہ عظیم الشان خدمت دین کی توفیق نصیب ہوئی۔ حضرت حافظ حامد علی صاحب کے بھائی کی بیوی کو اٹھرا کی تکلیف تھی۔ حضور کی متضرعانہ دعا اور اس کے نتیجہ میں بشارت کے مطابق یہ بیماری ختم ہوئی اور چار لڑکے اور تین لڑکیاں عطا ہوئیں۔ اسی طرح حضور کی دعا سے خود اُن کی کھانسی کی تکلیف جو لمبے عرصہ سے تھی کلیۃً ختم ہو گئی۔ حضرت پیر سراج الحق صاحب کو زکام کی شدید تکلیف چلی آتی تھی۔ دودھ اور خوشبو گویا ان کے لئے زہر کا کام کرتے تھے۔ حضور علیہ السلام نے ایک روز دودھ کے ایک گلاس سے ایک گھونٹ پی کر انہیں دیا۔ اس کے بعد سے زکام کی تکلیف جاتی رہی۔ حضرت عبدالستار شاہ صاحب کی اہلیہ محترمہ کے دانت میں شدید درد تھا۔ حضور نے دریافت کرنے کے بعد نفل پڑھے اور دعا کی۔ نفل نماز ختم کر کے حال پوچھا تو تکلیف کلیۃً جاتی رہی تھی۔ حضرت منشی عطا محمد صاحب کے ہاں حضور کی دعا سے غیر معمولی حالات میں ایک بیٹے کی ولادت ہوئی۔ ایک صحابی کو تلی پر سوزش کی تکلیف تھی حضور کی خدمت میں عرض کی۔ آپ کی دعا سے بالکل صحت یاب ہوگئے۔ غرضیکہ ایسے متعدد نہایت ایمان افروز واقعات حضور ایدہ اللہ نے سنائے۔ آخر پر حضور علیہ السلام کے دعا کے متعلق بعض ارشادات پڑھ کر سنائے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نشان کی جڑ دعا ہی ہے۔ یہ اسم اعظم ہے اور دنیا کا تختہ پلٹ سکتی ہے۔ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ اللہ جل شانہ نے جو دروازہ اپنی مخلوق کی بھلائی کے لئے کھولا ہے وہ ایک ہی ہے یعنی دعا۔

بقیہ: خطاب جلسہ سالانہ از صفحہ اول

دیتا تھا کہ اس میں لکھا ہے۔ تو میں نے وہاں سکھر میں ایک احمدی تلاش کیا اس کا نام محمد حیات تھا وہ چنیوٹ کا رہنے والا تھا۔ اس سے میں نے جاکر دریافت کیا کہ تمہارے پاس براہین احمدیہ ہے؟ تو اس نے کہا کہ ہے۔ تو میں نے اس سے کہا ذرا کھول کر دکھائیں جہاں کہ حضرت صاحب نے لکھا ہے کہ میں خدا ہوں۔ جب انہوں نے کتاب کھول کر دیکھی تو اس میں لکھا ہوا تھا کہ خدا میرے میں ہے اور میں خدا میں ہوں۔ میں نے یہ بات کتاب میں سے جاکر شیخ صاحب کو دکھائی اور زبانی میں نے کہا یہ بات تو معمولی سی ہے جو آدمی شیطانی خیالات کا ہوتا ہے اسے تو ہمارے ملک میں مجسم شیطان بھی کہہ دیا کرتے ہیں۔ تو جو رحمانی خیالات کا انسان ہے اس آدمی میں اگر رحمانی خیالات کی باتیں پائی جائیں تو یہ کیا بڑی بات ہے۔ تو وہ مجھے جواب میں کہتا ہے کہ لو بھائی یہ بھی مرزائی ہو گیا ہے۔ تو میں نے ان سے جواب میں کہا کہ شیخ صاحب مرزائی تو بہت اچھی چیز ہے۔ مرزائی تو ہمارے ہاں روئی دار واسکٹ کو کہتے ہیں۔ اگر کسی کو نمونیہ ہو جائے تو اسکے گلے میں ڈالنے سے آرام آ جاتا ہے۔ تو وہ سب میری باتوں پر ہنسنے لگے اور کہنے لگے۔ لو بھائی یہ بھی مرزائی ہو گیا ہے۔ میرے ساتھ ہنسی کرنے لگے۔ میں اس کے بعد اپنی دکان پر چلا گیا۔ اس دن کے بعد رات کو مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ امام مہدی آخرالزمان جو آنے والا تھا وہ آ گیا ہے۔

پھر اسکے بعد میں ایک دفعہ قادیان آیا تو راستے میں بٹالہ میں رات کے گیارہ بجے اترا تو وہاں کوئی جگہ نہیں تھی ٹھہرنے کے لئے۔ تو میں حیرانگی سے مسافر خانہ کے برآمدہ میں کھڑا ہو گیا کہ یا اللہ میں اب کہاں جاؤں۔ لوگ جو گاڑی سے اترے تھے وہ اپنی اپنی جگہ چلے گئے پھر اسکے بعد ایک آدمی نکلا اور اس نے کہا کہ آپ نے کہاں جانا ہے تو میں نے کہا کہ میں نے جانا تو سکھر تھا لیکن اب میرا یہ ارادہ ہوا ہے کہ میں حضرت امام مہدی آخرالزماں کی زیارت کر کے جاؤں۔ تو اس نے کہا کہ سکھر میں ایک آدمی بنام حسین بخش ہے آپ اس کو جانتے ہیں؟ تو میں نے کہا کہ ہاں میں اسکو جانتا ہوں۔ اس نے کہا کہ چلو اس کے مکان پر ٹھہریں صبح آپ چلے جانا۔ میں اسکے ساتھ چلا گیا تو حسین بخش کے دروازہ پر دستک دی تو وہ باہر آیا اور بہت خوشی سے ملا۔ رات میں اس کے مکان پر ٹھہرا۔ صبح جب میں وہاں سے اٹھ کر قادیان روانہ ہونے لگا تو اس نے کہا کہ میں آپکو نہ جانے دوں گا جب تک آپ میرے مکان پر کھانا نہ کھالیں۔ پھر بازار گیا اور سبزی وغیرہ لاکر اور پکا کر مجھے روٹی کھلائی۔ پھر مجھے وہ یکے پر بٹھانے کے واسطے آیا تو تیلی دروازہ کے باہر ایک یکہ کھڑا تھا۔ تو اسکا مالک کہہ رہا تھا کہ کوئی قادیں جانے والی سواری ہے، قادیں کی سواری ہے۔ میں نے یکہ والے سے پوچھا آپ کیا کرایہ لیں گے قادی کا؟ تو اس نے کہا ڈھائی آنے کرایہ ہے۔ میرے سے پہلے دو سواریاں یکے پر بیٹھی تھیں۔ تیسرا میں بیٹھ گیا یکے والے نے گھوڑا چلا دیا۔ ان میں سے ایک آدمی تھا جسکی بہت لمبی داڑھی تھی مہندی لگائی ہوئی تھی۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ آپ نے کس جگہ جانا ہے۔ میں نے کہا امام مہدی کی زیارت کرنے جانا ہے۔ وہ کہنے لگا پتا نہیں لوگ یہاں کیوں آتے ہیں لوگوں کے دماغوں کو کیا ہو گیا ہے وہ بٹالہ سے قادیان تک یہی باتیں کرتا رہا اور میں استغفار اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ پڑھتا آیا۔ تو قادیان جب اڈے خانہ پر اترے، آگے آگے وہ چلا پیچھے پیچھے میں چل پڑا۔ مسجد مبارک کے نیچے جہاں لیٹر بکس لگا ہے۔ وہ تو مرزا گل کے احاطہ کی طرف ہو گیا۔ اور ایک آدمی مجھے ملا اور اس نے کہا کہ آپ نے کہاں جانا ہے۔ تو میں نے کہا کہ میں نے حضرت نورالدین صاحب کو ملنا ہے۔ تو میں نے اس سے دریافت کیا کہ یہ میرے آگے آگے کون جا رہا تھا تو اس نے کہا کہ یہ مرزا امام الدین ہے۔

پھر میں حضرت مولوی صاحب کے پاس چلا گیا...... تھوڑی دیر بعد میرے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ حضرت صاحب مسجد میں آ گئے ہیں۔ میرا بازو حضور نے پکڑ کر کہا کہ جو لوگ آگے بڑھتے ہیں وہ آگے بڑھ جاتے ہیں، جو پیچھے رہتے ہیں وہ پیچھے رہ جاتے ہیں۔ ہمیشہ آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ......پھر میں نے حضور کی بیعت کی اور میں حضور کو اپنے بچپن کے حالات سناتا رہا اور حضور سنتے رہے۔ ایک تو میں نے عرض کیا کہ ایک میرا چھوٹا بھائی بھی ہے اس کے واسطے دعا کریں کہ وہ احمدی ہو جائیں۔ میں نے اس کے واسطے اخبار بدر بھی جاری کرایا ہے اور جو حضور کی کتب مجھے ملتیں وہ بھی میں اسے دے دیتا اور وہ اسکو ہاتھ لگانا بھی پسند نہیں کرتا تھا کہ اس میں جادو بھرا ہوا ہے اور جو پڑھتا ہے مرزائی ہو جاتا ہے۔ حضور دعا فرماویں کہ وہ سلسلہ حقہ میں داخل ہو جاوے۔ حضور نے فرمایا کہ آپکے ارادے نیک ہیں خدا آپکو بڑی کامیابی دے گا۔ پھر حضور نے میری طرف نظر اٹھا کے دیکھا تو میری ایک آنکھ خراب تھی اور سرخ ہوئی ہوئی تھی۔ حضور نے فرمایا کہ آپکی آنکھ کب سے خراب ہے؟ تو میں نے عرض کیا کہ یہ بچپن سے میری آنکھ خراب ہے۔ ایک دفعہ کوہ مری پہاڑ پر گیا تھا اور مجھے آرام آ گیا تھا بعد میں پھر ویسی حالت ہو گئی۔ حضور نے کہا کہ آپ کا کام کوہ مری میں اچھا چل سکتا ہے آپ کوہ مری میں کام کیا کریں تو میں نے عرض کیا کہ حضور میں اب سکھر میں کام کرتا ہوں۔ محنتی آدمی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا بہت مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ سکھر اور کوہ مری کا چھ یا سات سو میل کا فاصلہ ہے۔ پھر حضور نے فرمایا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ شفا دے گا تو معاً مجھے (میری) آنکھ کو بالکل آرام ہو گیا۔ ...... پھر اس کے کچھ مدت بعد حضور لاہور میں تشریف لے گئے۔ ایک دن حضور کی ملاقات کے لئے ڈپٹی کمشنر اور پولیس کپتان آئے اور انہوں نے کہلا بھیجا کہ ہم ملاقات کے واسطے آئے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے زیادہ فرصت نہیں ہے ایک دو منٹ کے واسطے مل سکتا ہوں۔ سیڑھی میں کھڑے ہو کر حضور نے ان کی ملاقات کی۔

یہ جو کہتے ہیں کہ انگریزوں کا لگایا ہوا پودا یہ حال تھا۔ اپنے غریب صحابہ کے لئے آدھا آدھا گھنٹہ، گھنٹہ گھنٹہ بھی بیٹھ جایا کرتے تھے اور سیڑھیوں میں کھڑے ہو کر ڈپٹی کمشنر اور پولیس کے کپتان سے بات کی۔

حضور نے فرمایا "ہماری حفاظت خدا کر رہا ہے۔ آپ جس طرح مناسب سمجھیں اپنا فرض ادا کریں"۔ اس کے بعد وہ چلے گئے۔

پھر ایک دن حضور دن کے دس بجے آئے۔ گھڑی کا ٹائم ٹھیک کرنے کے واسطے۔ گھڑی رومال میں بندھی ہوئی تھی۔ نکال کر ٹائم ٹھیک کیا پھر اوپر چلے گئے۔ ایک دفعہ پھر میں قادیان آیا تو حضور کو ایک آدمی خط سنا رہا تھا۔ سیالکوٹ سے کسی احمدی کی طرف سے آیا تھا۔ اس میں لکھا تھا کہ حضور میرا اکڑم کہتے ہیں کہ برات کے ساتھ باجا بھی لاؤ اور آتش بازی بھی لاؤ۔ حضور نے فرمایا کہ باجا تو ایک بطور اعلان کے ہے اس کا تو کوئی گناہ نہیں اور آتش بازی ایک مکروہ چیز ہے۔ اس واسطے حضور نے فرمایا کہ اسے لکھ دو کہ باجا ہم لے آئیں گے اور آتش بازی کے خیال کو آپ چھوڑ دیں۔

اس دفعہ جب آیا تو کھڑکی کے راستے حضور جب مسجد میں تشریف لائے تو لوگ استقبال کے واسطے اٹھے تو ایک پٹھان تھا جو درد نقرس سے بیمار تھا اور دو سوٹوں سے چلتا تھا اس کے کھڑا ہونے میں کچھ دیر ہو گئی۔ تو حضور جب باہر نکلے تو حضور کا پاؤں اس کے پاؤں پر آیا تو اس طرف کی اس کی تمام دردیں اچھی ہو گئیں۔ کچھ دیر بعد جب حضور اندر جانے لگے تو اس نے کہا کہ حضور ہے تو بے ادبی کی بات مگر میرے دوسرے پاؤں پر پاؤں رکھ دیں۔ حضور اس کے پاؤں پر پاؤں رکھ کر چلے گئے۔ بعد میں اس نے حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ میں آپ سے چھ ماہ ہو گئے علاج کروا رہا ہوں کچھ اچھی طرح سے آرام نہیں آیا تھا آج یہ واقعہ ہوا ہے کہ جب حضور براستہ کھڑکی مسجد میں تشریف لائے تو میرے پاؤں پر پاؤں آ گیا تو مجھے معلوم ہوا کہ اس طرف کی تمام دردیں دور ہو گئی ہیں۔ تو حضور نے جواب میں فرمایا کہ بھائی وہ تو خدا کے رسول ہیں۔ میں تو معمولی حکیم ہوں میں نے تو دوا دارو ہی دینا ہے۔

(رجسٹر روایات نمبر ۵ صفحہ ۹۷ تا ۱۰۳)

حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحبؓ
ابن چودھری عطرالدین صاحب سکنہ کھیوہ

سن ولادت ۱۸۵۵ء۔ ۱۸۹۷ء یا ۱۸۹۸ء میں بیعت کی۔ ۲۶ر نومبر ۱۹۴۶ء کو آپؓ نے وفات پائی۔

آپ مولوی عبداللہ غزنوی صاحب کے مرید تھے جن سے ان کے کشوف و الہام بھی سنا کرتے تھے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ الہام کیا تو مولوی محمد عبداللہ صاحبؓ کے دل میں حضرت اقدس علیہ السلام کی محبت داخل ہو گئی۔ ۱۸۹۷ء میں آپؓ نے ایک خواب دیکھنے کے بعد تحریری بیعت کی اور کچھ عرصہ بعد قادیان جاکر زیارت کا شرف پایا۔

آپؓ بیان فرماتے ہیں کہ "ایک دفعہ ایک زمیندار نے قرض اترنے کے بارہ میں حضور سے درخواست دعا کی تو آپؑ نے فرمایا استغفار کرو، دعائیں مانگو۔ اللہ تعالیٰ فصل میں برکت دے گا، اپنا فضل کرے گا، قرض اتار دے گا"۔

آپؓ ایک اور روایت بیان کرتے ہیں کہ:

"ضلع شیخوپورہ میں ایک گاؤں جو کہ سیدوالا سے قریب ہے۔ اس کا نام 'ڈھونی' ہے۔ اس گاؤں کے ساتھ ہی میرے خاندان کی کچھ زمین ہے۔ میں وہاں گیا۔ وہاں ایک مجھے پرانا احمدی ملا جس کا اسم شریف میاں نور محمد تھا۔ میاں نور کہہ کر لوگ ان کو بلاتے تھے۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ میاں صاحب یہاں جنگل میں آپ کو حضرت مسیح موعود کا کس طرح پتہ لگ گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہاں فرید والا کے ایک مست بزرگ تھے، میں ان کا مرید تھا۔ جب مرزا صاحب کا نام سنا تو میں نے ان سے ذکر کیا کہ لوگ مرزا صاحب کا ذکر کرتے ہیں۔ حضرت یہ کیا بات ہے۔ وہ بزرگ بولے کہ مرزا صاحب سچے ہیں، آپ ان کی بیعت کریں۔ میں نے کہا کہ آپ کی بیعت کی ہوئی ہے، ٹوٹ جائے گی۔ فرمایا ہماری بیعت محض محبت کی ہے، یہ نہیں ٹوٹتی۔ اب زمانہ کا مالک آ گیا ہے سب کو اسی کی بیعت کرنی چاہئے۔ میں نے باطن میں بیعت کی ہوئی ہے۔ زندہ رہا تو ظاہر میں بھی بیعت کروں گا۔...... پھر میں سیدوالا میں مولوی جمال الدین صاحب کے پاس گیا۔ ان سے میں نے مرزا صاحب کے متعلق سوال کیا۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ اگر میں سچ سچ بتاؤں گا تو تُو جمعہ پڑھنے نہیں آئے گا۔ میں نے کہا، آپ ضرور سچ بتائیں میں ضرور آیا کروں گا۔ انہوں نے کہا مرزا صاحب سچے ہیں۔ میں نے بیعت کی ہوئی ہے۔ میں نے کہا جب آپ قادیان جانے کا ارادہ کریں تو مجھے بھی خبر دیں، میں ضرور ساتھ چلوں گا۔ جب مولوی صاحب نے خبر دی تو میں قادیان ان کے ساتھ گیا۔ جب قادیان پہنچے تو میں نے مولوی صاحب کو کہا اب آپ میرے پیچھے چلیں، میں نے خواب میں سارے مکان دیکھے ہوئے ہیں۔ چنانچہ میں نے ان کو سارے مکان دکھائے۔ اب وہ میاں نور صاحب وفات پا چکے ہیں۔ اللہ انہیں اعلیٰ مقام عطا فرمائے"۔ (روایات صحابہ رجسٹر نمبر ۱۰ صفحہ ۲۳۰ تا ۲۳۳)

حضرت میاں عبدالرشید صاحبؓ
ابن حضرت میاں چراغ دین صاحبؓ رئیس لاہور

آپ ۱۸۸۴ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سن بیعت ایک روایت کے مطابق ۱۸۹۷ء اور ایک دوسری روایت کے مطابق ۱۹۰۰ء ہے۔ آپ نے اپنے والد محترم کی تحریک اور اپنے ایک خواب کی بناء پر سیدنا حضرت

مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی توفیق پائی۔ آپ نے ایک لمبا عرصہ امرتسر میں بسلسلہ ملازمت گزارا جہاں آپ چیف مکینیکل ڈرافٹسمین کے عہدہ پر فائز تھے۔ آپ کو تبلیغ کا بڑا شوق تھا۔ آپ نے اپنے پیچھے آٹھ بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے۔

آپ روایت بیان کرتے ہیں:-

"لاہور میں ایک غیر احمدی کا لڑکا جو ریلوے میں ملازم تھا آریہ خیالات کا ہو گیا۔ اس کے والدین کو اس سے بڑی پریشانی ہوئی اور وہ اس کو بیگم شاہی مسجد کے ایک مولوی کے پاس لے گئے۔ اس نے مولوی صاحب کے سامنے جب چند آریوں کے اعتراضات پیش کئے تو وہ بہت طیش میں آگیا اور اس کو مارنے کے لئے دوڑا۔ جس پر وہ نوجوان اپنی پگڑی وغیرہ وہیں چھوڑ کر بھاگ گیا۔ لوگ بھی اس کے پیچھے بھاگے۔ لوگوں کی یہ حالت دیکھ کر ایک احمدی احمد الدین صاحب جو رفوگری کا کام کرتے تھے، وہ بھی ساتھ ہو لئے اور اس کے مکان تک ساتھ گئے۔ اصلی واقعہ معلوم کرنے کے بعد وہ میرے پاس آیا اور مجھے اس کے حالات سے آگاہ کیا اور کہا کہ اس کو ضرور ملنا چاہئے اور اس کے خیالات کی اصلاح کی کوشش ہونی چاہئے۔ چنانچہ میں ان کے ہمراہ اس کے مکان پر گیا۔ پہلے تو وہ گفتگو ہی کرنے سے گریز کرتا تھا اور صاف کہتا تھا کہ میں تو آریہ ہو چکا، مجھ پر اب آپ کی باتوں کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ اور اس نے گوشت وغیرہ ترک کر کے آریہ طریق اختیار کر لیا ہوا تھا۔ ان کی مجالس میں جاتا اور ان کی عبادات میں شریک ہوتا تھا۔ میرے بار بار جانے اور اصرار کرنے پر وہ کسی قدر مجھ سے مانوس ہوا۔ جب وہ سیر کو جاتا تو میں بھی اس کے ہمراہ ہو جاتا۔ بعض اوقات میں اس کے لئے انتظار بھی کرتا کہ جب وہ سیر کو نکلے گا تو میں اس کے ہمراہ ہو جاؤں گا۔ تھوڑے دنوں کے بعد ایسٹر کی تعطیلات آگئیں۔ میں نے اسے کہا کہ میرے ساتھ قادیان چلو۔ مگر وہ اس کے لئے تیار نہ ہوتا تھا اور کہتا تھا کہ میں مولویوں کے پاس جانے کو تیار نہیں ہوں۔ اس پر میں نے اس کو بہت سمجھایا کہ قادیان میں کسی تکلیف کا اندیشہ نہیں۔ اور آپ سے کسی قسم کا بُرا سلوک نہ ہو گا، جو چاہیں اعتراض پیش کریں۔ اور میں ہر قسم کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ آخر بڑے اصرار کے بعد وہ اس پر آمادہ ہو گیا اور میرے ہمراہ قادیان گیا۔ وہاں پر جا کر ہم حضرت مولوی صاحب سے ملے۔ آپؓ نہایت شفقت سے پیش آئے اور فرمایا کہ آپ جو چاہیں اعتراض کریں جواب دیا جائے گا۔ میں نے آپ کی خدمت میں یہ عرض کیا تھا کہ حضور انہوں نے گوشت وغیرہ ترک کر دیا ہوا ہے اور ہندووانہ طریق اختیار کیا ہوا ہے۔ چنانچہ حضرت مولوی صاحب نے اپنے گھر سے مونگی کی دال اور چند روٹیاں مہمانخانہ میں اس کے لئے بھجوا دیں۔ اس بات سے وہ بہت متاثر ہوا۔ اس دن ظہر کی نماز کے لئے جب میں گیا تو اس کو ساتھ لے گیا۔ نماز کے بعد حضور مسجد مبارک میں تشریف فرما ہوئے۔ ان دنوں حضور آریوں کے متعلق کوئی تصنیف فرما رہے تھے۔ چنانچہ اس وقت حضرت صاحب نے آریہ لوگوں کے اعتراضات کا ذکر مجلس میں کر کے ان کے جوابات دئے۔ اس کا اس پر بہت اثر ہوا اور اس کے بہت سے اعتراضات خود بخود دور ہو گئے۔ اور اسلام سے بھی ایک گونہ دلچسپی پیدا ہو گئی۔ عصر کی نماز کے بعد میں ان کو حضرت مولوی صاحب کے درس القرآن میں لے گیا جو مسجد اقصیٰ میں ہوتا تھا۔ اس کے بعد ہم دونوں مولوی صاحب کی خدمت میں گئے۔ اور میں نے عرض کی کہ حضور انہیں کچھ سمجھائیں۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ ان کو جو اعتراض ہے وہ کریں۔ اس پر اس نے گوشت خوری کے متعلق دریافت کیا جس کا جواب مولوی صاحب نے نہایت عمدہ طریق پر اسے دیا اور اس کی اس سے تسلی ہو گئی۔ مغرب کی نماز کے بعد پھر ہم حضور علیہ السلام کی خدمت میں مسجد مبارک میں حاضر ہوئے۔ حضور علیہ السلام شہ نشین پر بیٹھ کر گفتگو فرماتے رہے۔ لوگ عموماً مولوی عبدالکریم صاحب کی معرفت سوال و جواب کرتے تھے۔ چنانچہ یہ گفتگو وہ سنتا رہا۔ اس کے بعد اس نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ دوسرے دن نماز ظہر کے وقت اس نے بھی وضوء کیا اور جا کر نماز ادا کی۔ اس دن پھر مولوی صاحب کا درس سنا اور تیسرے دن اس آریہ دوست نے حضورؑ کی بیعت کر لی اور پھر اسلام میں داخل ہوا اور اب انہیں اسلام کے ساتھ ایسا انس پیدا ہو گیا ہے کہ وہ آریہ سماج کی مجلسوں میں جا کر اسلام کی خوبیاں بیان کرتا ہے اور آریہ کے اعتراضات کا جواب دیتا ہے۔ اس کے بعد میں کافی عرصہ تک اسے دیکھتا رہا کہ وہ ہمارے ساتھ نمازیں ادا کرتا تھا اور عید وغیرہ پڑھا کرتا تھا"۔

آپ مزید بیان فرماتے ہیں:

"قادیان میں جن دنوں آریہ سماج نے پہلا جلسہ کیا تو اُس وقت میرے ایک دوست دیودت نے کہا کہ اگر آپ قادیان چلیں تو مَیں بھی آپ کے ساتھ وہاں جاؤں گا۔ چنانچہ مَیں تیار ہو گیا اور ہم دونوں قادیان پہنچے۔ ......اس جلسہ میں ایک آریہ لیکچرار جو لکھنؤ کی طرف سے آیا ہوا تھا۔ وہ جب لیکچر دینے کے لئے کھڑا ہوا تو اسلام پر اس نے بہت گندے اعتراضات کرنے شروع کئے اور متکبرانہ لہجہ میں کہا کہ اگر مرزا صاحب میں کوئی طاقت ہے تو میں جو اس زور شور سے بول رہا ہوں وہ میری زبان بند کر دیں۔ چنانچہ چند ہی منٹ گزرے تھے کہ اس کے دل پر خوف سا طاری ہوا اور وہ خاموش ہو گیا۔ اس پر آریہ لوگ اسے وہاں سے باہر لے گئے۔ اس کے بعد اس کی حالت یہاں تک خراب ہو گئی کہ علاج کے لئے بٹالہ لے جانا پڑا۔ میرا ہندو دوست بھی اس کے ساتھ بٹالہ آگیا۔ میں نے جب آریہ سماج سے اس کے متعلق دریافت کیا اور مجھے معلوم ہوا کہ وہ بٹالہ آگیا ہے تو میں بھی بٹالہ پہنچا۔ جب آریہ سماج سے جا کر اسکے متعلق دریافت کیا اور اس کی جگہ پر جا کر اس کو ملا۔ تو معلوم ہوا کہ آریہ پنڈت کی حالت بہت خراب ہے۔ میرے دوست نے مجھے کہا کہ چونکہ حالت اچھی نہیں ہے اور آریہ لوگوں میں ایک جوش ہے اس لئے آپ کا یہاں پر ٹھہرنا مناسب نہیں ہے......"۔ (روایات صحابہ رجسٹر نمبر گیارہ۔ صفحہ ۳۰ تا ۳۶)

حضرت ملک نادر خان صاحبؓ
ابن ملک جہان خان صاحب سرکالکر ضلع جہلم

آپؓ کے سن ولادت کا علم نہیں ہو سکا۔ آپ فرماتے ہیں: جب میں نے ۱۸۹۷ء میں بذریعہ چٹھی بیعت کی اس وقت افریقن پولیس (ممباسہ ایسٹ افریقہ) میں ملازم تھا۔ بھائی محمد افضل صاحب مرحوم نے احمدیت کا بیج اس ملک میں بویا۔ بابو محمد اسحاق صاحب بھیروی اوورسیئر میری بیعت کے محرک تھے۔ میرے ساتھ دو دوسرے دوستوں نے بھی بیعت کی چٹھیاں لکھیں۔ ان کے نام بدر دین ٹھیکیدار اور فضل دین قصاب تھے لیکن ان کو جہاں تک مجھے علم ہے بیعت کی منظوری کی اطلاع نہیں ملی تھی، نہ ان کے حالات میں کوئی تبدیلی پیدا ہوئی تھی۔ صرف مجھے بیعت کی منظوری کی چٹھی ملی تھی اور اس وقت سے میرے اندر خود بخود گناہ چھوڑ دینے اور نیکی پر چلنے کی تحریک پیدا ہو گئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معجزہ تھا۔

سال ۱۹۰۱ء میں قادیان پہنچ کر آنحضورؑ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ اس وقت محاسب کے دفتر کے سامنے والی گلی بند تھی اور حضرت اقدس نے مسجد مبارک والے حصہ میں چھت پر بیعت لی تھی۔ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے آنحضورؑ سے درخواست کی تھی کہ یہ دوست جانے والے ہیں، بیعت لی جائے۔ چنانچہ آنحضورؑ نے اسی وقت مغرب کے بعد بیعت لے لی۔ (رجسٹر روایات نمبر ۵ صفحہ ۷۲، ۷۳)

حضرت ملک برکت علی صاحبؓ
ابن ملک وزیر بخش صاحب سکنہ گجرات

آپ گجرات میں ۱۸۶۹ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۹۷ء میں تحریری بیعت کی اور ۱۹۰۱ء میں دستی بیعت کی سعادت پائی۔

یہ جو میں تفصیل سے تعارف کروا رہا ہوں اس کی ایک بڑی غرض یہ ہے کہ ان سب کی اولادیں اس وقت دنیا میں ہر طرف پھیلی پڑی ہیں۔ ان کو معلوم ہو کہ وہ کن بزرگ آباء کی اولاد ہیں اور وہ اپنے بچوں میں بھی ان کے تذکرے کرتے رہیں۔

گجرات میں تعلیم حاصل کر کے لاہور محکمہ نہر میں ملازم ہو گئے۔ یہاں دفتر کے کلرک جو پیر سید جماعت علی شاہ صاحب کی بیعت میں تھے ان کی تحریک پر آپ نے بھی سید جماعت علی شاہ صاحب کی بیعت کر لی۔ پیر صاحب کی بیعت اور ان کے بتائے ہوئے مجاہدات پر عمل کرنے کے باوجود طبیعت پر کوئی اثر نہ پڑا۔ اسی دوران اکاؤنٹنٹ جنرل کے دفتر کے ایک غیر احمدی دوست میاں شرف الدین صاحب نے آپ کو وقفہ وقفہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چار مختلف کتب پڑھنے کو دیں۔ آپ نے ایک دو مرتبہ پیر صاحب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر کیا تو پہلے تو پیر صاحب نے کہا کہ ہم مرزا صاحب کو نہ اچھا کہتے ہیں نہ بُرا۔ لیکن دوسری مرتبہ ساتھ یہ بھی کہا "مگر نہ ان کی کوئی کتاب پڑھو اور نہ وعظ سنو"۔ آپ نے پیر صاحب سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے حضرت مرزا صاحب کی کتب کا مطالعہ کیا ہے تو پیر صاحب نے جوش میں آکر کہا ہمیں کیا ضرورت پڑی ہے کہ ان کی کتب کا مطالعہ کریں۔ علماء نے ان پر کفر کا فتویٰ جو لگا دیا ہے۔ حضرت ملک صاحب کو پیر صاحب کی یہ بات بہت عجیب لگی۔ چنانچہ آپ پیر صاحب سے بدظن ہو گئے اور واپس آکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت سے متعلق تحقیقات میں مشغول ہو گئے۔ آپ نے عبداللہ آتھم اور پھر لیکھرام کے متعلق فریقین کے اشتہارات اور تحریرات فائل میں محفوظ کرنی شروع کر دیں اور ان واقعات کے گزرنے کے بعد آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے متعلق اطمینان ہو گیا اور آپ نے حضور علیہ السلام کی خدمت اقدس میں بیعت کا خط لکھ دیا۔ اپنے خاندان میں آپ نے سب سے پہلے احمدیت قبول کی۔

۱۹۲۷ء میں اپنی ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد آپ عرصہ دراز تک جماعت احمدیہ گجرات کے جنرل سیکرٹری اور پھر امیر رہے۔ آپ نے ہمیشہ تبلیغ دین کو اپنی غذا بنائے رکھا۔ چنانچہ آپ کے ذریعہ بہت سے لوگوں کو سلسلہ میں داخل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ خصوصاً آپ کے خاندان اور متعلقین کا اکثر حصہ آپ کی تبلیغ سے ہی احمدیت میں داخل ہوا۔

آپ نے ۲۰؍دسمبر ۱۹۵۱ء کو وفات پائی۔ پسماندگان میں آپ کی بہترین یادگار حضرت ملک عبدالرحمان صاحب خادم "خالدِ احمدیت" تھے۔ دیگر اولاد میں ملک فیض الرحمان صاحب فیضی امریکہ میں آباد ہیں جو کہ حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب کے داماد ہیں۔

روایت: "میں بیعت کرنے کے لئے امرتسر سے انٹر کلاس میں سوار ہوا۔ میرے کمرہ میں ایک شخص اور بھی تھا۔ میں نے اس سے سوال کیا کہ آپ کہاں جا رہے ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ قادیان جا رہا ہوں۔ میں نے کہا کیا آپ احمدی ہیں؟ کہنے لگا نہیں۔ میں نے پوچھا پھر کس غرض سے آپ قادیان جا رہے ہیں۔ اس نے کہا میرا قصہ بہت لمبا ہے۔ میں نے کہا آپ سنائیں تو سہی۔ اس نے پھر کہا کہ میرا قصہ بہت لمبا ہے۔ میں نے کہا ہم دونوں فارغ ہیں آپ سنائیں، سفر کٹ جائے گا۔ اس پر اس نے کہا کیا آپ اتنا لمبا قصہ سنیں گے؟۔ میں نے کہا اچھی طرح سنوں گا، آپ سنائیں۔ اس نے جیب سے ایک فیصلہ کی نقل نکالی اور میرے ہاتھ میں دے دی۔ میں نے کہا کہ آپ بتائیں کہ یہ کیا فیصلہ ہے۔ اس پر اس نے کہا کہ میں ملٹری میں

صوبیدار تھا۔ وہاں ایک لاکھ روپیہ کے قریب غبن ہو گیا اور سب کچھ میرے دستخطوں سے ہوا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ میں اور تین چار اور آدمی حوالات میں ہو گئے اور مقدمہ عدالت میں چلا گیا۔ اس عرصہ میں ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اور میرے اور دو دوست ایک سڑک پر جا رہے ہیں۔ میں یکایک دائیں طرف ایک گند کے گہرے گڑھے میں گر گیا ہوں اور اس میں غرق ہوتا جا رہا ہوں۔ ان دوستوں سے میں نے مدد چاہی مگر وہ ہنستے ہوئے آگے چلے گئے حتّی کہ میں منہ تک اس گندگی میں غرق ہو گیا۔ اس پر ایک بوڑھے شخص نے آکر میری طرف ہاتھ لمبا کیا اور کہا کہ میرا ہاتھ پکڑ کر باہر آجاؤ۔ میں نے ہاتھ پکڑ لیا اور سہارا لے کر کہا کہ آپ بوڑھے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ مجھے نکالتے نکالتے خود بھی اس میں گر جائیں۔ اس نے کہا کہ نہیں، اور مجھے کھینچ کر باہر نکال دیا اور خود آگے کو چل پڑا۔ میں نے پیچھے سے آواز دی کہ ذرا ٹھہریں۔ مجھے بتائیں کہ آپ کون ہیں۔ مگر انہوں نے جواب میں کچھ نہ کہا۔ اس پر میں ان کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ وہ ایک مسجد میں گئے اور وہاں نماز ہو رہی تھی وہ اس میں شامل ہونے لگے۔ میں نے کہا مہربانی فرما کر مجھے تو بتلائیں کہ آپ کون ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ نماز ہو رہی ہے، نماز میں شامل ہو جاؤ۔ میں نے کہا کہ میں گندگی سے بھرا ہوا ہوں میں کیسے شامل ہو سکتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ کنواں پاس ہے، نہا لو اور شامل ہو جاؤ۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور جماعت میں شامل ہو گیا۔ جب سلام پھیرا تو میری آنکھ کھل گئی۔ اس جماعت میں ایک امام تھا اور میرے علاوہ دو مقتدی اَور تھے۔ ان میں سے ایک وہ تھا جس نے مجھے باہر نکالا تھا۔

اس خواب کے بعد میں تو بری ہو گیا اور باقیوں کو سزا ہو گئی۔ بری ہونے کے بعد میں نے ملازمت سے استعفیٰ دے دیا اور اس فکر میں گھومتا رہا کہ معلوم کروں کہ وہ کون شخص تھا جس نے مجھے گندگی سے نکالا اور امام کون تھا جس نے نماز پڑھائی تھی۔ میں اب پیروں اور فقیروں کے پاس جا کر اس شخص کی تلاش کرتا رہا۔ کافی دیر تک گھوما مگر مجھے اس شخص کا پتہ نہ لگا۔ اس اثنا میں میں چاچڑاں شریف گیا اور پیر غلام فرید صاحب سے ملاقات کی۔ ان کو دیکھتے ہی میں نے پہچان لیا کہ یہ شخص مقتدیوں میں سے ایک ہے۔ میں نے ان کی خدمت میں سارا واقعہ سنایا اور سوال کیا کہ آپ بتائیں کہ مجھے کس شخص نے نکالا تھا اور امام کون تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ نکالنے والا بنّی ضلع گجرات میں رہتا ہے اور متصل تھانہ پولیس ایک پہاڑی میں اس کا قیام ہے۔ میں نے اتنا ہی سنا تھا کہ چل پڑا۔ اس خوشی میں امام کے متعلق میں نے سوال نہ کیا اور یہ خیال کیا کہ اس شخص سے ہی امام کے متعلق دریافت کر لوں گا۔ میں جب بنّی میں پہنچا تو پولیس کی چوکی سے اس شخص کے متعلق دریافت کیا۔ اب یہ رؤیا کیسے لفظاً لفظاً پوری ہو رہی ہے۔ رؤیا میں دیکھا ہے اور جا کر پولیس چوکی سے دریافت کرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس پہاڑی میں ایک فقیر رہتا ہے جس کو دو وقت کھانا ہم بھیجتے ہیں۔ میں اس فقیر کو جا کر ملا۔ میں نے فوراً ہی پہچان لیا کہ یہ وہی شخص ہے جس نے مجھے اس گندگی سے نکالا تھا۔ میں نے اس سے دریافت کیا مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ کیونکہ وہ مجذوب تھا۔ میں نے اسے دبانا شروع کر دیا۔ دن کو کھانا گاؤں سے جا کر کھا آتا اور پھر اس کے پاس جا کر اسے دبانے لگ جاتا۔ اس حالت میں مجھے کچھ دن گزر گئے۔ ایک دن اس نے آنکھ کھولی اور پوچھا کہ کیا کہتا ہے۔ میں نے اسے تمام ماجرا سنایا اور پوچھا کہ آپ فرمائیں کہ وہ امام کون ہے۔ اس نے کہا کہ "گھبرانا نہیں چاہئے، وہ مل جائے گا"۔ یہ کہہ کر وہ خاموش ہو گئے۔ پھر کچھ عرصہ تک میں دباتا رہا۔ پھر ایک دن انہوں نے آنکھ کھولی۔ میں نے پھر وہی سوال کیا۔ انہوں نے پھر وہی جواب دیا اور خاموش ہو گئے۔ میں گھبرا گیا اور دل میں خیال کیا کہ چاچڑاں شریف والوں سے ہی دریافت کر لیتا تو اچھا تھا۔ چنانچہ پھر چاچڑاں شریف گیا۔ وہاں جا کر معلوم ہوا کہ پیر غلام فرید صاحب تو انتقال فرما چکے ہیں۔ ناچار پھر واپس آیا۔ جب یہاں پہنچا تو معلوم ہوا کہ یہ مجذوب صاحب بھی فوت ہو گئے ہیں۔ اس پر میں بہت گھبرایا اور پریشانی کی حالت میں اس امام کی تلاش کرنے لگا۔ اس تلاش میں قریباً دو سال گزر گئے۔ میرے ضلع جھنگ میں مربعے ہیں اور وہاں خان محمد افضل خان صاحب ڈپٹی کمشنر ہیں۔ انہوں نے مجھے کہا کہ اتنا عرصہ آپ نے تلاش کی ہے۔ کیا قادیان میں جو مرزا صاحب ہیں اُن کو بھی دیکھا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ انہوں نے کہا ممکن ہے وہی ہو۔

اُس شخص کے واقعات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے آپ مزید لکھتے ہیں کہ (اُس شخص نے کہا کہ) اس لئے میں اب قادیان جا رہا ہوں۔ اس پر مَیں نے اس کو تبلیغ کرنا شروع کیا مگر اس نے کہا کہ ہزار تبلیغ کرو، میں تو سوائے اس امام کے اَور کسی کی بیعت نہیں کروں گا۔ جب ہم بٹالہ پہنچے تو ایک مسجد میں نماز کیلئے گئے۔ اس نے اپنا بستر میرے سپرد کیا اور آپ پیشاب کے لئے گیا۔ میں نے نماز پڑھی اور اس کا انتظار کیا مگر وہ بہت دیر کے بعد آیا...... میں خاموش ہو گیا اور اسے کہا کہ نماز پڑھ لو پھر چلیں گے۔ چنانچہ اس نے نماز پڑھی۔ پھر ہم چل پڑے۔ جب قادیان پہنچے تو مہمان خانہ میں ٹھہرے۔ دوسرے دن حضرت اقدس نماز ظہر کیلئے تشریف لائے مگر وہ بے چارہ اپنی بیماری کی وجہ سے جلد فارغ نہ ہو سکا۔ اس روز حضور پھر تشریف نہ لائے۔ دوسرے دن جب تشریف لائے تو وہ شخص پھر بھی موجود نہ ہو سکا لیکن نماز کے ختم ہونے پر پہنچ گیا اور حضرت صاحب کو دیکھتے ہی چلا اٹھا کہ میری مراد آج پوری ہو گئی جس کے لئے میں مدت سے سرگردان تھا وہ یہی ہے۔ پھر اس نے حضرت صاحب کو اپنا تمام واقعہ کھڑے کھڑے سنایا۔ اور اپنی بیماری کا بھی ذکر کیا اور دعا کے لئے بھی درخواست کی اور اسی وقت بیعت کر لی۔ بیعت کے بعد حضور نے اسے کہا کہ اب آپ کا کیا ارادہ ہے ٹھہرنے کا یا چلے جانے کا۔ اس نے کہا کہ اب تو میں آپ کی بیعت میں ہوں۔ اب ارادہ آپ کا ہے، میرا کچھ نہیں۔ جب تک حضور کی طرف سے حکم نہیں ہو گا، میں نہیں جاؤں گا۔

میں وہاں تین چار روز رہا۔ اس عرصہ میں وہ کہتا تھا کہ اب میری بیماری روپے میں سے چار آنہ باقی رہ گئی ہے۔ پھر میں چلا آیا۔ (روایات صحابہ رجسٹر نمبر ۱۰۔ صفحہ ۵۵۷)

روایت حضرت قاضی منشی محبوب عالم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ابن میاں غلام قادر صاحب سکنہ لاہور

آپ ۱۸۷۸ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۹۸ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی اور ۱۹ر جولائی ۱۹۵۶ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ حضرت حسین بی بی صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی صحابیہ تھیں۔ لاہور میں کچھ عرصہ آپ ٹیوشنز پڑھاتے رہے اور پھر بائیسکل کی دکان پر ملازم ہو گئے۔ بعد ازاں قادیان چلے آئے اور حضرت فضل دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ملازم ہو گئے تو بائیسکل سٹور کے مالک کا قادیان خط آیا کہ یہ ہمارا ملازم ہے، دیانت دار آدمی ہے اس کو واپس بھجوا دیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو واپس بھجوا دیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام جب لاہور تشریف لائے تو حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عجائب گھر چھوڑنے کے بعد حضورؑ آپ کی دکان پر تشریف لے گئے۔ تو آپ نے حضور سے عرض کی، حضور اندر تشریف لے آئیں۔ حضور نے فرمایا: "نبی دکانوں میں نہیں بیٹھا کرتے، کرسی باہر لے آئیں یہیں بیٹھیں گے"۔ چنانچہ آپؓ نے کرسی باہر بچھائی اور حضور وہاں تشریف فرما ہوئے۔ حضور اقدس جب بھی لاہور تشریف لاتے آپ حضورؑ کی خدمت میں پیش پیش رہتے۔

بعد میں اللہ کے فضل سے آپ راجپوت سائیکل ورکس کے نام سے نیلا گنبد میں اپنا الگ کاروبار بھی کرتے رہے۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور چار بیٹے چھوڑے ہیں۔

روایات:- "میں جب طالب علم تھا- آٹھویں جماعت میں- تو حنفی اور وہابی لوگوں کی یہاں لاہور میں بہت بحث ہوا کرتی تھی- میں حنفی المذہب تھا- مجھے شوق پیدا ہوا کہ وہابیوں کی مسجد میں بھی جاؤں- چنانچہ میں نے چینیاں والی مسجد میں جانا شروع کیا- جب میں ان کی مجلس میں بیٹھا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ قال اللہ اور قال الرسول کے سوا کچھ نہیں کہتے- میری طبیعت کا رجحان پھر اہلحدیث کی طرف ہو گیا- بعض وقت وہابیوں کی مجلس میں حضرت صاحب کا بھی ذکر آجایا کرتا تھا کہ وہ کافر ہیں اور ان کا دعویٰ مسیحیت اسلام کے خلاف ہے- طبعاً مجھے پھر اس طرف توجہ ہوئی- چنانچہ ایک شخص حضرت ولی اللہ صاحب ولد بابا ہدایت اللہ کوچہ چابک سواراں احمدی تھے- میں ان کی خدمت میں جانے لگا اور ان سے حضرت صاحب کے متعلق کچھ معلومات حاصل کیں- انہوں نے مجھے استخارہ کرنے کے واسطے توجہ دلائی- چنانچہ ان سے میں نے طریق استخارہ سیکھ کر اور دعائے استخارہ یاد کر کے استخارہ کیا۔ رات کے دو بجے دوسرے روز میں ابھی استخارہ کی دعا پڑھ کر سویا ہی تھا کہ رؤیا میں مجھے کسی شخص نے کہا آپ اٹھ کر دوزانو بیٹھیں- کیونکہ آپ کے پاس حضرت رسول کریم ﷺ تشریف لا رہے ہیں- اور مجھے بھی زینے سے کسی آدمی کے چڑھنے کی آواز آئی چنانچہ میں رؤیا ہی میں دوزانو بیٹھ گیا- اتنے میں میں نے دیکھا کہ ایک نہایت متبرک سفید لباس میں انسان آیا ہے اور انہوں نے ایک بازو سے حضرت مرزا صاحب کو پکڑ کر میرے سامنے کھڑا کر دیا ہے اور فرمایا هٰذَا الرَّجُلُ خَلِیْفَةُ اللّٰهِ وَاسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا- یعنی یہ شخص اللہ کا خلیفہ ہے۔ سنو اور طاعت کرو۔ پھر وہ واپس تشریف لے گئے اور حضرت صاحب میرے پاس کھڑے ہو گئے اور اپنی ایک انگلی اپنی چھاتی پر مار کر کہا "ایہہ اب خلیفہ کیسا اس کو مہدی جانو"- (رجسٹر روایات نمبر ۹ صفحہ ۱۲۰ تا ۱۲۱)

آپ مزید بیان فرماتے ہیں:

"ان ہی ایام میں سر فضل حسین صاحب ملاقات کے لئے آئے اور خواجہ کمال الدین نے حضورؑ سے عرض کیا کہ میاں فضل حسین ملنے کے لئے آئے ہیں- چنانچہ حضرت صاحب باہر تشریف لائے- گلی میں چارپائی بچھائی گئی- وہاں حضرت صاحب بیٹھ گئے اور ریویو کے متعلق سر فضل حسین نے تجویز پیش کی کہ یہ رسالہ بہت مفید کام کر رہا ہے- ہم چاہتے ہیں کہ لاکھوں کی تعداد میں شائع ہو- ہم اس کے روپیہ کا خود انتظام کریں گے، حضور کو کوئی دقت نہ ہو گی- صرف ہم یہ چاہتے ہیں کہ حضور اس میں اپنے الہامات اور دعویٰ شائع نہ فرمایا کریں- حضرت صاحب نے خواجہ کمال الدین کو مخاطب کر کے فرمایا کہ خواجہ صاحب آپ کی کیا رائے ہے؟ خواجہ صاحب بولے کہ حضرت یہ تجویز مجھے بڑی پسند ہے اور یہ کام مبارک ہے- ہم حضور کے الہام کسی علیحدہ رسالہ میں شائع کر دیا کریں گے- مولوی محمد علی صاحب نے بھی قریب قریب یہی رائے دی- حضرت صاحب کا چہرہ سرخ ہو گیا اور حضور نے تقریر فرمائی...... مجھے تو خدا نے اسی لئے بھیجا ہے کہ میں اسلام کو زندہ نشانوں کے ساتھ تازہ کروں- روپیہ کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں- پس وہ شرمندہ ہوئے اور سر فضل حسین ناکام واپس چلا گیا- (رجسٹر روایات نمبر ۹ صفحہ ۲۲۵ و ۲۲۶)

ایک اور روایت آپ کی یہ ہے:

"آپؑ کے آخری سفر لاہور کا ایک واقعہ ہے بلکہ بالکل آخری واقعہ ہی یہ ہے۔ عصر کا وقت تھا، حضرت ام المومنین نے فرمایا کہ چلو سیر کو چلیں۔ میں باہر برآمدے میں کھڑا سن رہا تھا۔ حضرت نے فرمایا چند سطریں رہ گئی ہیں پھر ہمارا کام ختم ہو جائے گا۔ چنانچہ حضور کوئی آدھے گھنٹے کے بعد فارغ ہو گئے اور جب باہر تشریف لائے تو ایک صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا آج ہم نے اپنا کام ختم کر دیا ہے۔ پھر فٹن پر سوار ہو کر سیر کو چلے گئے۔ ٹھنڈی سڑک سے ہو کر انار کلی میں آئے۔ حضور نے مجھے حکم دیا کہ کیسری کی دکان پر فٹن کھڑی کرنا۔ جب ہم کیسری کی دکان پر پہنچے، فٹن کھڑی کی۔

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے

پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ وہ تم پر رحم فرمائے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مختلف ادعیہ مبارکہ کا تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۱۸؍ اگست ۲۰۰۰ء ۱۸؍ ظہور ۱۳۷۹ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۔قَلِيْلاً مَّا تَذَكَّرُوْنَ﴾۔ (النمل:۶۳)

یا (پھر) وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کے وارث بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود بھی ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا سلسلہ جاری ہے اور کچھ عربی منظوم کلام کے ترجمے کے طور پر آپؑ کی دعائیں پیش کی جارہی ہیں اور بہت سی ایسی ہیں جو اُردو منظوم کلام سے لی گئی ہیں۔

ایک دعائیہ عربی عبارت کا ترجمہ ہے:

"اے میرے ربّ! (میرا) کوئی توکل نہیں مگر تجھ پر اور ہم کوئی شکوہ نہیں کرتے مگر تیرے حضور۔ اور کوئی پناہ گاہ نہیں مگر تیری ذات۔ اور کوئی پونجی نہیں مگر تیری آیات۔ پس اگر تُو نے مجھے اپنے گروہ کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے تو اپنی نصرت کے ذریعہ مجھے بچالے اور میری ایسے تائید فرما جیسے تُو سچوں کی تائید فرمایا کرتا ہے۔ اور اگر تو مجھ سے محبت کرتا اور مجھے پسند کرتا ہے تو پھر ملعونوں اور مخذولوں کی طرح مجھے رسوانہ کرنا۔ اگر تُو نے مجھے چھوڑ دیا تو پھر تیرے سوا کون حفاظت کرنے والا ہے جبکہ تُو ہی سب حفاظت کرنے والوں سے بڑھ کر حفاظت کرنے والا ہے۔ پس مجھ سے تکلیف کو دُور فرمادے اور دشمنوں کو مجھ پر ہنسنے کا موقعہ نہ دے اور کافر قوم کے خلاف میری مدد فرما۔"

(سرّ الخلافة۔ روحانی خزائن جلد ۸۔ صفحہ ۳۱۹، ۳۲۰)

ایک اور عربی دعا کا اردو ترجمہ یہ ہے:

"اے خدا! ہم تیرے احسانوں کا کیونکر شکر کریں کہ تُو نے ایک تنگ و تاریک قبر سے اسلام اور مسلمانوں کو باہر نکالا اور عیسائیوں کے تمام فخر خاک میں ملادیئے اور ہمارا قدم جو ہم محمدی گروہ ہیں ایک بلند اور نہایت اونچے مینار پر رکھ دیا۔ ہم نے تیرے نشان جو محمدی رسالت پر روشن دلائل ہیں اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ ہم نے آسمان پر رمضان میں اُس خسوف کسوف کا مشاہدہ کیا جس کی نسبت تیری کتاب قرآن اور تیرے نبی کی طرف سے تیرہ سو برس سے پیشگوئی تھی۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرلیا کہ تیری کتاب اور تیرے نبی کی پیشگوئی کے مطابق اونٹوں کی سواری ریل کے جاری ہونے سے موقوف ہوگئی اور عنقریب مکہ اور مدینہ کی راہ سے بھی یہ سواریاں موقوف ہونے والی ہیں۔ ہم نے تیری کتاب قرآن کی پیشگوئی "لا الضالین" کو بھی بڑے زور شور سے پورے ہوتے دیکھ لیا اور ہم نے یقین کرلیا کہ درحقیقت یہی وہ فتنہ ہے جس کی آدم سے لے کر قیامت تک اسلام کی ضرر رسانی میں کوئی نظیر نہیں۔ اسلام کی مزاحمت کے لئے یہی ایک بھاری فتنہ تھا جو ظہور میں آگیا۔ اب اس کے بعد قیامت تک کوئی ایسا بڑا فتنہ نہیں۔ اے کریم! تُو ایسا نہیں ہے کہ اپنے مذہب اسلام پر دو موتیں جمع کرے۔ ایک موت جو عظیم ابتلا تھا اور جو مسلمانوں اور اسلام کے لئے مقدر تھا، وہ ظہور میں آگیا۔ اب اے ہمارے رحیم خدا! ہماری روح گواہی دیتی ہے کہ جیسا کہ تُو نے نوح کے دنوں میں کیا کہ بہت سے آدمیوں کو ہلاک کر کے پھر تجھے رحم آیا اور تُو نے توریت میں وعدہ کیا کہ مَیں پھر اس طرح انسانوں کو طوفان سے ہلاک نہیں کروں گا۔ پس دیکھ اے ہمارے خدا! اس امت پر یہ طوفان نوح کے دنوں سے کچھ کم نہیں آیا۔ لاکھوں جانیں ہلاک ہو گئیں اور تیرے نبی کریم کی عزت ایک ناپاک کیچڑ میں پھینک دی گئی۔ پس کیا اس طوفان کے بعد اس امت پر کوئی اَور بھی طوفان ہے یا کوئی اَور بھی دجال ہے جس کے خوف سے ہماری جانیں گداز ہوتی رہیں۔ تیری رحمت بشارت دیتی ہے کہ "کوئی نہیں" کیونکہ تُو وہ نہیں کہ اسلام اور مسلمانوں پر دو موتیں جمع کرے مگر ایک موت جو واقع ہوچکی۔ اب اس ایک دفعہ کے قتل کے بعد اس خوبصورت جوان کے قتل پر کوئی دجال قیامت تک قادر نہیں ہوگا۔ یاد رکھو اس پیشگوئی کو۔ اے لوگو! خوب یاد رکھو کہ یہ خوبصورت پہلوان کہ جو جوانی کی تمام قوتوں سے بھرا ہوا ہے یعنی اسلام۔ یہ صرف ایک ہی دفعہ دجال کے ہاتھ سے قتل ہونا تھا۔ سو جیسا کہ مقدر تھا یہ مشرقی زمین میں قتل ہوگیا اور نہایت بے دردی سے اُس کے جسم کو چاک کیا گیا اور پھر دجال نے یعنی اس کی عمر کے خاتمہ نے چاہا کہ یہ جوان زندہ ہو چنانچہ اب وہ خدا کے مسیح کے ذریعہ سے زندہ ہو گیا اور اب سے اپنی تمام طاقتوں میں دوبارہ بھرتا جائے گا اور پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جائے گا...... اے قادر خدا! تیری شان کیا ہی بلند ہے۔ تُو نے اپنے بندہ کے ہاتھ پر کیسے کیسے بزرگ نشان دکھلائے۔ جو کچھ تیرے ہاتھ نے جمالی رنگ میں آتھم کے ساتھ کیا اور پھر جلالی رنگ میں لیکھرام کے ساتھ کیا۔ یہ چمکتے ہوئے نشان عیسائیوں میں کہاں ہیں اور کس ملک میں ہیں، کوئی دکھلادے۔ اے قادر خدا! جیسا تُو نے اپنے اس بندہ کو کہا کہ مَیں ہر میدان میں تیرے ساتھ ہوں گا اور ہر ایک مقابلہ میں روح القدس سے مَیں تیری مدد کروں گا۔ آج عیسائیوں میں ایسا شخص کون ہے جس پر اس طور سے غیب اور اعجاز کے دروازے کھولے گئے ہوں۔ اس لئے ہم جانتے ہیں اور بچشم خود دیکھتے ہیں کہ تیرا وہی رسول فضل اور سچائی لے کر آیا ہے جس کا نام محمد مصطفی ﷺ ہے"۔

(تحفۂ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷۔ صفحہ ۲۳۹ تا ۲۴۱)

عربی میں ایک دعا کا اردو ترجمہ:-

"اے میرے ربّ! اے میرے ربّ!! میری قوم کے بارہ میں میری دعاؤں اور اپنے بھائیوں کے بارہ میں میری تضرعات کو سُن۔ مَیں تجھے تیرے نبی خاتم النبیین اور گناہگاروں کے شفیع و مشفع کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں۔ اے میرے ربّ! تُو انہیں اندھیروں سے نکال کر اپنے نور کی طرف لے آ اور دُوری کے صحرا سے نکال کر اپنے حضور لے آ۔ یاربّ جو لوگ مجھ پر لعنت ڈالتے ہیں اُن پر رحم فرما اور جو لوگ میرے ہاتھ کاٹتے ہیں تُو اپنی (طرف سے آنے والی) تباہی سے اُن کو بچا۔ اپنی ہدایت کو اُن کے دل کی گہرائیوں میں داخل فرمادے۔ اور اُن کی خطاؤں اور گناہوں سے درگزر فرما۔ اور انہیں بخش دے اور انہیں عافیت عطا فرما۔ اور ان کو صحیح سلامت رکھ۔ اور ان کو ایسی آنکھیں عطا فرما جن سے وہ دیکھ سکیں اور ایسے کان عطا فرما جن سے وہ سن سکیں اور ایسے دل عطا فرما

جن سے وہ سمجھ سکیں۔ اور ایسے انوار عطا فرما جن کے ذریعہ وہ پہچان سکیں۔ ان پر رحم فرما اور جو کچھ وہ کہتے ہیں اس سے درگزر فرما کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں جو جانتے نہیں"۔

یہ وہی حضرت اقدس محمد مصطفیٰؐ والی دعا کی تفسیر ہے جو حضور نے فرمایا کہ رَبِّ اهْدِ قَوْمِي فَإِنَّهُمْ لاَ يَعْلَمُوْن ۔ تو یہ سب ان کے حق میں دعائیں ہیں جو نہیں جانتے۔ جو جان بوجھ کر شرّ کرتے ہیں ان کے لئے یہ دعا نہیں ہے۔ اور جو شرّ کرنے والوں کے سربراہ ہیں ان کے حق میں یہ دعا نہیں۔ ان کے حق میں تو یہی ہے کہ اَللّٰهُمَّ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا۔ پس لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ شَرِيْرًا۔ تو جو شریر ہیں ان میں سے جان بوجھ کر شرّ کرنے والے ان کے حق میں تو سَحْقًا کی دعا ہی ہے۔

"اے میرے ربّ! مصطفیٰؐ کے منہ اور آپ کے بلند مقام کے صدقے، نیز راتوں کے قیام کرنے والوں اور دن کی روشنی میں جہاد کرنے والوں اور اُن سواریوں کے صدقے جو رات کو امّ القریٰ کی طرف سفر کرنے کے لئے تیار کی جاتی ہیں ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے درمیان اصلاح احوال فرما اور ان کی آنکھیں کھول اور ان کے دلوں کو منور کر دے اور ان کو وہ کچھ سمجھا دے جو مجھے تُو نے سمجھایا ہے۔ انہیں تقویٰ کے طریق سکھا اور جو کچھ پہلے گزر چکا ہے اس بارہ میں درگزر فرما۔ اور بالآخر ہماری پکار یہی ہے کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو بلند آسمانوں کا ربّ ہے۔

(دافع الوساوس۔ روحانی خزائن۔ جلد۵۔ صفحہ ۲۲،۲۳)

عربی کے ترجمہ کے بعد اب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اردو منظوم کلام کا ترجمہ پیش کرتا ہوں۔ بعض دفعہ لوگوں کو یہ سمجھ نہیں آتا اس لئے کوشش کی گئی ہے کہ ترجمہ ہو اور آسان فہم ہو۔ بعض والدین کی طرف سے یہ شکایت آئی ہے کہ ان خطبات کو جو دعائیہ خطبات ہیں بچے پوری طرح سمجھ نہیں سکتے۔ تو اب میں وہ زبان کہاں سے لاؤں جو ان کو سمجھا سکوں۔ اپنی طرف سے تو پوری کوشش کرتا ہوں کہ سمجھ جائیں۔ آپ ان کو خود ہی سمجھا دیا کریں۔ وہ شعر ہیں:

اپنی قدرت کا ایک کرشمہ دکھا دے۔ اے مخلوقات کے رب تجھے سب قدرت حاصل ہے۔
حق و صداقت کی پرستش ختم ہوتی جارہی ہے۔ ایک ایسا نشان دکھلا جس سے حجت تمام ہو جائے۔

(آسمانی فیصلہ۔ صفحہ۸ مطبوعہ ۱۸۹۲ء)

پھر یہ ہے:

اے دلبر! تیری پیاری نگاہیں ایک تیز تلوار کی طرح ہیں جن سے غیروں کے غم کا ہر جھگڑا کٹ جاتا ہے۔

تیرے ملنے کے لئے ہم خاک میں مل گئے ہیں تاکہ اس جدائی کے دکھ کا کچھ علاج میسر آجائے۔ مجھے تیرے سوا ایک لمحے کے لئے بھی چین نہیں آتا۔ جیسے بیمار کا دل گھٹتا ہے میری جان گھٹی جاتی ہے۔

جلد معلوم کر کہ تیرے کوچہ میں یہ شور کس کا ہے؟۔ ایسا نہ ہو کہ کسی مجنوں جیسے دیوانے کا خون ہو جائے۔ (سرمہ چشم آریہ۔ صفحہ ۴۔ مطبوعہ ۱۸۹۶ء)

پھر دیدارِ الٰہی کے تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا ہے:

جو خاک میں ملے وہ اُسی کو ملتا ہے۔ ورنہ ظاہری باتیں تو کسی حساب کتاب میں نہیں آتیں۔
وہ اُسی کا ہوتا ہے جو اُس کا ہو جائے۔ جو اُس کے حضور جھک جائے، وہی اُس کی پناہ میں ہوتا ہے۔
پھولوں کو دیکھو کہ اُسی کی وجہ سے اُن میں چمک ہے۔ اور اُسی کے نور سے چاند اور سورج روشن ہیں۔ اے عزیز! ہمیں تُو اپنا حسن دکھا۔ کب تک تیرا چہرہ پردے اور نقاب میں رہے گا؟

(سناتن دھرم ٹائٹل صفحہ ۲۔ مطبوعہ ۱۹۰۳ء)

"یہ چہرہ پردے اور نقاب میں رہے گا"۔ اس کو سمجھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وہ چہرہ پردے اور نقاب میں نہیں تھا۔ آپ دوسروں کے لئے دعا کر رہے ہیں کہ ان کو بھی تو وہ چہرہ دکھا جس چہرے نے مجھے اپنا شیفتہ بنا لیا ہے۔

پھر یہ دعا ہے:

مَیں وحشیوں کے ظلم کا شکار ہوں اور میری آنکھ کا پانی اس پر گواہ ہے جو سب سے زیادہ اس ظلم کا علم رکھتا ہے۔ یعنی میرے آنسو اس ظلم کا علم رکھتے ہیں۔

مَیں دل کی کیا سناؤں، کس کو یہ غم بتاؤں کہ دکھ درد کے یہ جھگڑے ہیں اور یہی میری آزمائش ہیں۔ مجھ کو دین کے غموں نے مارا ہے اور دل ٹکڑے ٹکڑے ہو چکا ہے۔ مجھے اگر دلبر کا سہارا نہ ہوتا تو یہی موت ہوتی۔ اگر ہم نے اُسے نہ پایا تو ہم برباد ہو جائیں گے۔ (تاہم) دل میں امید ہے کہ رونے سے ہم اُسے پالیں گے۔

وہ دن گزر گئے جب باتیں کر کے راتیں کٹا کرتی تھیں۔ اب تو موت پیچھے لگی ہوئی ہے اور یہی غم کی داستان ہے۔ جلد آ، پیارے ساقی کہ اب کچھ باقی نہیں رہا۔ باہم ملاقات کا شربت پلا کیونکہ یہی ایک دل کی لگن اور تمنا ہے۔ اے میرے ربِّ رحمٰن! یہ تیرے ہی احسان ہیں اور ہر وقت یہی امید ہے کہ تجھی سے مشکلیں آسان ہوں گی۔ اے میرے سہارے! جلد آ کہ غم کے بوجھ بہت بھاری ہیں۔ اے میرے پیارے! تُو اپنا منہ مت چھپا کہ یہی تو میری دوا ہے۔

اے میرے یار جانی! خود مہربانی کا سلوک فرما۔ تجھ سے یہی امید ہے کہ "لن ترانی" نہیں کہے گا۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ کے سوال کے جواب میں ان کو کہا گیا تھا 'لَنْ تَرَانِي'، تو مجھے نہیں دیکھ سکتا۔ مراد یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے جو دیدار مقدر تھا وہ تجھے حاصل نہیں ہوگا۔ اسی طرح اشارہ ہے کہ اب مجھے 'لَنْ تَرَانِي' نہیں کہے گا۔

جدائی میں یہ حالت ہے کہ ہر وقت جاں کنی کا عالم ہے۔ یہ وہی کربلا ہے جہاں عاشق زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ تیری وفا تو پوری ہے، دوری کا عیب ہم میں ہی ہے۔ ہماری تو اطاعت بھی ادھوری ہے اور یہی ہم پر آزمائش ہے۔

اے میرے پیارے! تجھ میں وفا ہے اور تیرے سارے ہی وعدے سچے ہیں۔ ہم خطرات کے کنارے جا پڑے ہیں اور یہی فریاد کی جگہ ہے۔ ہم نے اپنے عہد کا لحاظ نہیں کیا اور دوستی میں رخنہ ڈالا ہے۔ لیکن ہم پر یہ روشن ہو گیا ہے کہ تُو بہت ہی فضل کرنے والا ہے۔ اے میرے دل کے علاج! تیری دُوری میرے لئے تکلیف دہ ہے۔ جس کو دوزخ کہتے ہیں وہ دل کا ہی دکھ ہے۔ یا ربّ! اس دین کی شان و شوکت مجھے دکھا دے۔ سب جھوٹے دین مٹا دے میری یہی دعا ہے۔ شعر و شاعری سے اپنا کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔ میرا مدعا تو صرف یہ ہے کہ کسی بھی طریق سے کوئی بات سمجھ جائے۔

(قادیان کے آریہ اور ہم۔ صفحہ ۴۸۔ مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

اسلام کی نشأۃِ ثانیہ اور غلبہ کے لئے ایک دعا:

اے میرے پیارے! دن رات میری یہی دعا ہے کہ خون دل کھانے کے ان دنوں میں ہم تیری پناہ میں ہوں۔ اے میرے پیارے! مَیں آدم زاد نہیں بلکہ مٹی کا ایک کیڑا ہوں۔ آگ برسائی جانے کے دن تُو اپنے فضل کا پانی پلا۔ اے میرے پیارے قدیر! پھر دین کی بہار دکھلا دے کہ کب تک ہم لوگوں کے بہکانے کے دن دیکھیں گے۔ اس وقت دین کے دشمنوں کا دن تو خوب روشن ہے جبکہ ہم پر رات کا سماں طاری ہے۔ اے میرے سورج! تُو اِس دین کو منور کر دینے والے دن دکھا۔

دل گھٹتا جارہا ہے اور جاں کی حالت بھی ہر لحظہ دِگر گوں ہے۔ اپنی ایک نظر ڈال تاکہ تیری آمد کے دن جلد آئیں۔ اپنا چہرہ دکھلا کر مجھے غم سے نجات دے۔ کب تک یہ ترسانے والے دن چلتے چلے جائیں گے؟ خبر لے کہ تیرے کوچہ میں یہ کس کا شور ہے؟ اے میرے دلدار! کیا تُو میرے مر جانے کے دن آئے گا؟

اے میرے ملاح! آجا کہ یہ کشتی ڈوبنے والی ہے۔ اور اے یار! اس باغ پر مُرجھانے کے دن آگئے ہیں۔ اے میرے پیارے! اگر کچھ ہوا تو تیری مدد سے ہی ہوگا ورنہ (اس وقت) دین تو ایک مُردہ کی طرح ہے اور یہ زمانہ اُسے دفنانے کا زمانہ ہے۔ اپنا ایک نشان دکھلا کیونکہ اب دین بے نشاں ہو گیا ہے۔ دل ہاتھ سے نکلا جاتا ہے، تُو اس کی مضبوطی اور ثبات کے دن جلدی لے آ۔

(انذار تبشیر۔ تتمہ حقیقت الوحی۔ صفحہ آخر مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

پھر نشان نمائی اور دینِ اسلام کے غلبہ کے لئے ایک اور دعا ہے:

"مَیں نے روتے روتے اپنی سجدہ گاہ کو تر کر دیا ہے لیکن اِن خشک دِل لوگوں کو خدا تعالیٰ کا کوئی خوف نہیں۔ یا الٰہی! اپنے کرم سے ایک نشان پھر دکھا جس سے اِن کی گردنیں جھک جائیں اور جھٹلانے والے ذلیل ہوں۔ اے قدیر! ایک معجزہ کے ساتھ تُو اپنی وہ عظمت دکھا کہ جس سے ہر غافل تیرے چہرے کو دیکھ لے۔

جو لوگ تیری طاقت کو نہیں مانتے تُو انہیں اب کوئی نشان دکھا اور اِس کانٹوں بھرے جنگل کو پھولوں والے باغ میں بدل دے۔ اگر زمین زوردار جھٹکے بھی کھائے تو اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ اصل تو یہ ہے کہ اب قوم کسی بھی طریق سے لغزشوں سے نجات پائے۔

اب زمین کا زوردار جھٹکے کھانا اور لغزشوں سے بنی نوع انسان کا نجات پانا یہ بھی فصاحت وبلاغت کا آپ کا کمال ہے۔ زمین زلزلے میں آئے، جنبش کھائے، لغزشیں کرے تو کوئی پروا نہیں مگر قوم کو بچا لے لغزشوں سے۔

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 020-8265-6000

اے ربّ! رحم فرما کہ دین اور تقویٰ مفقود ہوتے جاتے ہیں۔ ہم بے بس اور مجبور ہیں اور کچھ کرنے کا اختیار نہیں رکھتے۔ میرے آنسو اس دردانگیز غم سے نہیں تھمتے کہ دین کا گھر ویران ہے اور دنیا کے مینار بلند ہیں۔ دین کی حیثیت اُن کے لئے (اس وقت) ایک ناچیز کی سی ہو گئی ہے۔ اور جو لوگ مال و دولت، عزت اور وقار رکھتے ہیں، اُن کی نظر میں جو کچھ بھی ہے، دنیا ہی ہے۔ جس طرف بھی دیکھیں، اُس طرف دہریت کا ایک جوش نظر آتا ہے۔ (حال یہ ہو گیا ہے) دین سے لوگ تمسخر کرتے ہیں اور نماز و روزہ کو ایک عار سمجھ رہے ہیں۔

یہ زہریلی ہوا شان و شوکت اور دولت سے پیدا ہوئی ہے اور بلندی جو زہر مار سمجھی جاتی تھی وہ تکبر کی ایک شکل اختیار کر گئی ہے۔ سر بلندی تو اللہ تعالیٰ کی شان ہے۔ اگر انسان بھی اپنے آپ کو بلند سمجھنے لگے تو یہ کوئی فخر کا مقام نہیں بلکہ اس کی بلندی تو ایک مستعار لی ہوئی متاع ہے۔ اے میرے پیارے! مجھے اس غم کی طغیانی سے رِہائی عطا فرما ورنہ اس درد سے میری جان تجھ پر نثار ہو جائے گی۔

(پیشگوئی جنگ عظیم از نوٹ بُک حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اسلام کی سر بلندی کے لئے دردمندانہ دعاؤں میں سے ایک اور:

اے خدا! اے کام بنانے والے، عیوب کی پردہ پوشی کرنے والے اور پیدا کرنے والے۔ اے میرے پیارے۔ میرے محسن۔ میرے پروردگار! اے احسان کرنے والے! مَیں کس طرح تیرا شکر ادا کروں اور کس طرح تیری ثناء کروں؟۔ وہ زباں کہاں سے لاؤں جس سے یہ کاروبار ہو سکے۔

جو لوگ تیری راہ میں کام کرتے ہیں وہ جزا پاتے ہیں۔ تُو نے مجھ میں ایسی کونسی بات دیکھی ہے جو بار بار یہ لطف و کرم ہو رہا ہے۔ یہ محض تیرا فضل اور احساں ہے کہ مَیں تجھے پسند آیا ہوں ورنہ تیرے دربار میں تو خدمت بجالانے والوں کی کوئی کمی نہیں۔ اے میرے بے مثل دوست! اے میری جان کی پناہ! میرے لئے صرف تُو ہی ہے اور تیرے بغیر میرا کوئی راہبر نہیں۔ اگر تیرا لطف نہ ہوتا تو مَیں مر کر خاک ہو چکا ہوتا۔ پھر خدا ہی جانتا ہے کہ یہ غبار کہاں پھینک دی جاتی۔ میرا جسم و جان اور دل تیری راہ میں فدا ہو کہ تجھ سا کوئی اَور پیار کرنے والا میرے علم میں نہیں۔ دشمنانِ دین کا اِس وقت دن چڑھا ہوا ہے اور ہم پر رات کا عالم ہے۔ اے میرے سورج! تُو باہر نکل آ کہ مَیں بہت بے قرار ہوں۔

اے میرے پیارے! میرا ہر ذرّہ تجھ پر فدا ہو۔ اے ساربان! تُو میری طرف زمانہ کی مہار پھیر دے۔ کچھ خبر لے تیرے کوچہ میں یہ کس کا شور ہے۔ اگر تُو میرا دوست بن کر نہ آیا تو یہ سر خاک میں ہو گا۔ اپنے فضل کے ہاتھوں سے اب میری مدد فرما تا کہ اسلام کی کشتی اس طوفاں سے پار ہو جائے۔

میری خامیوں اور عیوب سے اب درگزر فرما تا کہ دین کا دشمن، جس پر لعنت کی پھٹکار پڑ رہی ہے، وہ خوش نہ ہو۔ میرے زخموں پر مرہم لگا کہ مَیں غمزدہ ہوں۔ اور میری فریادوں کو سُن لے کہ مَیں کمزور اور لاغر ہو گیا ہوں۔ مَیں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے دین کی کمزوری دیکھ نہیں سکتا۔ اے میرے بادشاہ! تُو مجھے کامیاب و کامران کر دے۔ کیا تُو مجھے میرے مقصد کے حصول سے پہلے خاک میں سلادے گا۔ اے میرے حصار! مجھے تو تجھ سے یہ امید نہیں۔ یاالٰہی! اسلام پر فضل فرما اور اس شکستہ کشتی پر سوار بندوں کی اب پکار سُن لے۔ قوم میں اس وقت فسق و فجور اور معصیت کا زور ہے اور ہر طرف مایوسی کا بادل چھا رہا ہے اور شدید اندھیری رات ہے۔ تیرے پانی کے بغیر ایک عالم مر گیا ہے۔ اے میرے مولیٰ! اب دریا کی دھار اِس طرف پھیر دے۔ ان مصائب کی وجہ سے اپنے تو اب ہوش قائم نہیں رہے۔ تُو اپنے بندوں پر رحم کر تا کہ وہ نجات پا جائیں۔ ان حالات سے نپٹنے کی کوئی تدبیر نظر نہیں آتی۔ ہر طرف یہ آفات بُری طرح پھیلی ہوئی ہیں۔

اے میرے ملاح! آ جا کہ یہ کشتی ڈوبنے ہی والی ہے۔ اس قوم پر تو بہار کے دنوں میں خزاں کا وقت آ گیا ہے۔ اے خدا! تیرے بغیر سیرابی کس طرح ممکن ہے کیونکہ تقویٰ کا باغ جل چکا ہے اور دین کا ایک مزار بن گیا ہے۔ میرے پیارے! اگر کچھ ہو گا تو تیرے ہی ہاتھوں سے ہو گا ورنہ فتنوں کا قدم ہر لحظہ بڑی تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ اپنا ایک نشان دکھلا کیونکہ دین اب بے نشاں ہو گیا ہے۔ اس طرف اِک نظر فرما تا کہ کوئی تو بہار کا سماں دکھائی دے۔

اے مرے قادر خدا! ان دلوں کو خود بدل دے۔ تُو تو ربّ العالمین ہے اور سب کا بادشاہ ہے۔ تیرے آگے کسی کو مٹا دینا یا اُسے قائم رکھنا، ناممکن نہیں ہے۔ جوڑنا اور توڑنا تیرے ہی اختیار میں ہے۔ جب تیری فضل کی نگاہ ہو تو ٹوٹے ہوئے کام بن جاتے ہیں۔ یا پھر بنانے کے بعد ایک دم توڑ دے اور ٹکڑے ٹکڑے کر دے (تو تُو اس پر بھی قادر ہے)۔ تیرے منہ کی بھوک نے میرے دل کو زیر و زبر کیا ہے۔ اے میری اعلیٰ جنت! اب مجھ پر پھل گرا۔ اے خدا! اے درد کو دور کرنے والے! ہم کو خود بچا۔ اے میرے زخموں کے مرہم! میرے غمگین دل پر نظر کر۔

اے میری جان! تیرے بغیر یہ زندگی کیا خاک ہے۔ ایسی زندگی سے تو یہ بہتر ہے کہ آدمی مر کر غبار ہو جائے۔ اے مرے پیارے! بتا کہ تُو کس طرح خوش ہو گا۔ نیک دن وہی ہو گا جب ہم تجھ پر نثار ہو جائیں۔ جس طرح لوگوں سے تُو دُور ہے، مَیں بھی لوگوں سے دُور ہوں۔ میرے دل کا کوئی بھی تو رازدار نہیں۔ اے خدا! مجھے ایک خارق عادت جوش اور تپش عطا فرما کہ جس سے مَیں دین کے غم میں دیوانہ وار ہو جاؤں۔ میرے دل میں ملّت کے لئے وہ آگ لگا دے کہ جس کے بے شمار شعلے ہر لحہ آسماں تک پہنچیں۔ اے خدا! تیرے لئے میرا ہر ذرّہ فدا ہو۔ مَیں اشکبار ہوں، تُو مجھے دین کی تازگی اور بہار دکھلا دے۔

اے دانائے راز! تُو ہماری خاکساری کو دیکھ۔ یہ کام تو تیرا کام ہے مگر ہم اب بیقرار ہو گئے ہیں۔ اِک کرم کرتے ہوئے تُو لوگوں کو قرآن کی ہدایت کی طرف پھیر دے۔ نیز انہیں کچھ سوچ و بچار کرنے کی توفیق عطا فرما۔

باغ مرجھایا ہوا تھا اور سب پھل گر گئے تھے۔ مَیں خدا کا فضل لایا ہوں تو پھر سے پھل پیدا ہوئے۔ مرہم عیسیٰ نے تو صرف عیسیٰ کو شفا دی تھی مگر میری مرہم سے ہر ملک اور شہر شفا پائے گا۔ احمدؐ کے دین پر ہر طرف سے گالیاں پڑ رہی تھیں۔ کیا تم قوموں کو اور اُن کے اِن حملوں کو نہیں دیکھتے؟ کونسی آنکھیں ہیں جو اِن حالات کو دیکھ کر نہیں روتیں۔ اور کون سے دل ہیں جو اس غم میں بیقرار نہیں ہیں۔ آج قوموں کے ہاتھ سے دین طمانچے کھا رہا ہے اور اسلام کا بلند مینار ایک تزلزل کی کیفیت میں ہے۔ کیا خدا کے عرش تک یہ مصیبت نہیں پہنچی؟ اور کیا دین کا یہ سورج اب غار کے نیچے چھپ جائے گا؟۔ اب اِس خادم یعنی مسیح موعودؑ اور شیطان میں ایک روحانی جنگ جاری ہے۔ یاربّ! اس سخت میدانِ جنگ کی وجہ سے دل گھٹا جا رہا ہے۔ اس جنگ کی خبر ہر زمانہ کے نبی نے دی تھی اور وہ سب اپنی دونوں اشکبار آنکھوں کے ساتھ اس کے لئے دعائیں کر گئے ہیں۔ اے خدا! مجھ کو تُو رحمت کے ساتھ شیطان پر فتح دے (اگرچہ) وہ اپنی بے شمار فوجیں اکٹھی کر رہا ہے۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱۔ صفحہ۹۷)

اب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اولاد کے لئے جو بہت ساری دعائیں کی ہیں۔ اُن میں سے چند اشعار کا ترجمہ آپ کے سامنے پیش ہے۔

اے قادر و توانا! ہم تجھ پر ایمان لاتے ہوئے تیرے در پر حاضر ہوئے ہیں۔ تُو ہمیں آفات سے بچا۔ جب سے ہم نے تجھے پہچانا ہے، ہمارا دل غیروں کی طرف سے غنی ہے۔ یہ دن ہمارے لئے بابرکت فرما۔ ہر عیب سے وہ پاک ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے اور جس کی مجھ پر نظر ہے۔ اے میرے پیارے! تُو مجھ احقر کو بھی دور نہ کرنا کیونکہ اس دنیا کی زندگی سے تیرے حضور قربان ہو جانا زیادہ بہتر ہے۔

اللہ کی قسم! تیری خاطر غم برداشت کرنا ہر خوشی سے بہتر ہے۔ یہ دن ہمارے لئے بابرکت فرما۔ ہر عیب سے وہ پاک ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے اور جس کی مجھ پر نظر ہے۔ تُو اِنہیں (یعنی میری روحانی اور جسمانی اولاد کو) خوش نصیب بنا اور انہیں دین اور دولت عطا فرما۔ اِن کی خود حفاظت فرما۔ اِن پر تیری رحمت نازل ہو۔ انہیں بھلائی، ہدایت اور عمر اور عزت عطا فرما۔ یہ دن ہمارے لئے بابرکت فرما۔ ہر عیب سے وہ پاک ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے اور جس کی مجھ پر نظر ہے۔

اے میری پرورش کرنے والے! اِنہیں (یعنی میری اولاد کو) نیک نصیب بنا۔ یہ (دوسروں کے مقابلہ میں) بلند رُتبہ ہوں اور اِنہیں تاج اور افسری عطا فرما۔ تُو ہی ہمارا راہبر ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔ یہ دن ہمارے لئے بابرکت فرما۔ ہر عیب سے وہ پاک ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے اور جس کی مجھ پر نظر ہے۔ تُو اِنہیں شیطان سے دور رکھنا اور اپنی پناہ میں رکھنا۔ ان کا دل نور سے اور دل خوشیوں سے بھر دے۔

مَیں تیرے قربان جاؤں۔ تُو اِن پر اپنی رحمت ضرور رکھنا۔ یہ دن ہمارے لئے بابرکت فرما۔ ہر عیب سے وہ پاک ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے اور جس کی مجھ پر نظر ہے۔ اے میرے باری تعالیٰ! میری ساری دعائیں قبول فرما۔ مَیں تیرے قربان جاؤں۔ تُو ہماری مدد فرما۔ ہم بھاری امید لے کر تیرے در پر حاضر ہوئے ہیں۔ یہ دن ہمارے لئے بابرکت فرما۔ ہر عیب سے وہ پاک ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے اور جس کی مجھ پر نظر ہے۔ تیرا بندہ محمود، میرا لختِ جگر ہے۔ تُو اِس کو عمر اور دولت عطا فرما اور ہر قسم کا اندھیرا اِس سے دور فرما دے۔ اِس کا ہر دن بامراد اور ہر صبح پُر نور ہو۔ یہ دن ہمارے لئے بابرکت فرما۔ ہر عیب سے وہ پاک ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے اور جس کی مجھ پر نظر ہے۔

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

اِس کے دو بھائی ہیں۔بشیر احمد بھی تیرا ہے اور (اس کا) چھوٹا (بھائی) شریف بھی تیرا ہے۔ تُو اُنہیں بھی خوش و خرم رکھنا۔اِن سب پر اپنا سب فضل نازل فرما۔ اور رحمتوں سے اِن کو معطر فرمادے۔ یہ دن ہمارے لئے بابرکت فرما۔ ہر عیب سے وہ پاک ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے اور جس کی مجھ پر نظر ہے۔یاربّ! یہ تینوں تیرے بندے ہیں۔اِنہیں ہر گندگی سے بچا اور دنیا کے ہر قسم کے پھندوں سے اِن کو نجات دے۔ اِن کو ہمیشہ اچھی حالت میں رکھ اور انہیں تنگی اور پریشانی سے بچا۔ یہ دن ہمارے لئے بابرکت فرما۔ ہر عیب سے وہ پاک ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے اور جس کی مجھ پر نظر ہے۔

اے میرے دل کے پیارے! اے ہمارے مہرباں!! اِن کے نام ستاروں کی طرح روشن فرمادے۔ ایسا فضل فرما کہ یہ سب نیک گوہر بن جائیں۔ یہ دن ہمارے لئے بابرکت فرما۔ ہر عیب سے وہ پاک ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے اور جس کی مجھ پر نظر ہے۔ اے میری جاں کے پیارے، اے دو جہانوں کے بادشاہ۔ ایسی مہربانی فرما کہ کوئی اِن کا ثانی نہ ہو۔ اِن کو ہمیشہ رہنے والی خوش نصیبی اور آسمانی فیض عطا فرما۔ یہ دن ہمارے لئے بابرکت فرما۔ ہر عیب سے وہ پاک ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے اور جس کی مجھ پر نظر ہے۔ میرے پیارے باری تعالیٰ، میں تجھ پر قربان جاؤں۔ میری ساری دعائیں قبول فرما اور اِنہیں اپنی رحمت کے سایہ تلے رکھ۔ میری یہ عرض سن کر اِنہیں اپنی پناہ میں رکھنا۔ یہ دن ہماوے لئے بابرکت فرما۔ ہر عیب سے وہ پاک ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے اور جس کی مجھ پر نظر ہے۔

اے واحد و بیمثال خدا! اے زمانے کے خالق!! میری دعائیں اور غلامانہ گزارشات قبول فرما۔ تینوں (بچے) تیرے حوالے کرتے ہوئے مَیں عرض کرتا ہوں کہ انہیں دین کے چاند بنادے۔ یہ دن ہمارے لئے بابرکت فرما۔ ہر عیب سے وہ پاک ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے اور جس کی مجھ پر نظر ہے۔ میرا دل پریشانیوں کی وجہ سے اداس ہے۔ میری جان درد کی وجہ سے نکلنے کے قریب ہے۔ جو صبر کی طاقت مجھ میں تھی، اب وہ نہیں رہی۔ تُو سب جہانوں کا ربّ ہے، ہمیں ہر قسم کے غموں سے دور رکھنا۔ یہ دن ہمارے لئے بابرکت فرما۔ ہر عیب سے وہ پاک ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے اور جس کی مجھ پر نظر ہے۔ (میری) قبولیت کو بڑھادے اور اب فضل لے کے آ۔ ہر دکھ درد اور رنج سے بچا۔

اے میرے ربّ! میرے کام خود کردے اور (مجھے) کسی آزمائش میں نہ ڈال۔ یہ دن ہمارے لئے بابرکت فرما۔ ہر عیب سے وہ پاک ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے اور جس کی مجھ پر نظر ہے۔ تیرے یہ تینوں غلام، دنیا کے راہبر بنیں۔ یہ دنیا کے ہادی اور نور کے پیکر ہوں۔ یہ بادشاہوں کا مرجع بنیں اور روشن تر سورج ہوں۔ یہ دن ہمارے لئے بابرکت فرما۔ ہر عیب سے وہ پاک ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے اور جس کی مجھ پر نظر ہے۔ یہ صاحب وقار ہوں اور ملک کا فخر بنیں۔ یہ حق و صداقت پر جان نثار کرنے والے ہوں اور مولیٰ کے دوست بن جائیں۔ انہیں ہر پہلو سے ترقیات دیتا چلا جا اور یہ اِک سے ہزار ہو جائیں۔ یہ دن ہمارے لئے بابرکت فرما۔ ہر عیب سے وہ پاک ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے اور جس کی مجھ پر نظر ہے۔ (محمود کی آمین۔ مطبوعہ ۷/جون ۱۸۹۷ء)

اولاد کے لئے مزید دعائیں۔ یہاں بھی جسمانی اور روحانی دونوں اولاد مراد ہے۔

اے کریم! تُو اِن سے (یعنی میری اولاد سے) ہر شر دُور کردے۔ اے رحیم! تُو انہیں نیک بنادے اور پھر انہیں لمبی عمریں بھی عطا فرما۔ جس نے اِن کو پڑھایا تو اُس پر بھی اپنا کرم فرما اور اُسے دین اور دنیا میں بہتر جزا دے۔ اِن کو نیک اور عقلمند بنادے اور اپنے کرم سے اِن پر بدی کی راہیں مسدود کردے۔

اے میرے خداوند! تُو انہیں ہدایت عطا فرمادے۔ کیونکہ (تیری) توفیق کے بغیر تو نصیحت بھی کام نہیں آتی۔ اے میرے مالک! تُو خود اِن کی پرورش فرما کہ ہماری عمر تو کچھ دیر کی ہے اور یہ تیرے بندے ہیں۔ اے میرے ہادی! یہ سب تیرا اکرم ہے۔ پس پاک ہے وہ ذات جس نے (میرے) دشمنوں کو رُسوا کردیا۔ اے میرے مولیٰ! میری یہ ایک دعا ہے اور تیری درگاہ میں نہایت عجز و بکا سے پیش ہے۔ جو کچھ میرے اس دل میں بھرا ہے وہ مجھے عطا فرمادے۔ میری زباں شرم و حیا کی وجہ سے اُسے بیان کرنے سے قاصر ہے۔

میری اولاد جو تیری عطا ہے۔ مَیں اُن میں سے ہر ایک کا نیک ہونا دیکھ لوں۔ تیری قدرت کے آگے کوئی روک نہیں ہے اس لئے جو کچھ تُو نے مجھے عطا کیا ہے، وہ سب کچھ اِنہیں بھی عطا فرما۔ انہیں ہر قسم کی گندگی سے نجات دے اور دوسروں کی غلامی سے انہیں بیزاری عطا فرمادے۔ اے خدا! انہیں فرخندگی عطا فرما اور یہ ہمیشہ خوشحال رہیں اور اُنہیں بُری زندگی سے بچا کر رکھنا۔ انہیں میری طرح دین کا مبلغ بنادے۔ پس پاک ہے وہ ذات جس نے میرے دشمنوں کو رُسوا کردیا۔ ان کی پیشانیوں سے عظمت کے آثار ظاہر ہوں اور اِن کے گھروں کو دجال کے رُعب سے بچائے رکھ۔ ہر حال میں اِنہیں ہر قسم کے غموں سے بچا اور یہ دکھوں اور صدموں سے ضائع نہ ہو جائیں۔

اے میرے یگانہ! مَیں دعا کرتا ہوں کہ اِن پر رنجوں کا زمانہ نہ آئے۔ وہ (کبھی) تیرے آستانہ کو نہ چھوڑیں۔ اے میرے مولا!! انہیں ہر وقت بچائے رکھنا۔ اے میرے ہادی! مجھے تجھ سے یہی امید ہے۔ پس پاک ہے وہ ذات جس نے میرے دشمنوں کو رُسوا کردیا۔ (میری دعا ہے کہ) یہ بے بسی کا، مصیبت اور غم کا زمانہ نہ دیکھیں۔ مجھے توفیق عطا فرما کہ جب میری واپسی کا وقت آئے تو مَیں اِن سب کا تقویٰ دیکھ لوں۔ (بشیر احمد، شریف احمد اور مبارکہ کی آمین۔ مطبوعہ ۱۹۰۱ء)

ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا ہے جو حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبان سے آپ نے لکھی ہے۔

میرے خدا! مجھ پر یہ تیرا عجب احسان ہے۔ اے میرے سلطاں! کس طرح تیرا شکر ادا کروں۔ تُو نے ذرّہ برابر بھی مجھ سے فرق نہیں رکھا۔ میرے اِس جسم کا ہر ذرّہ تجھ پر قربان ہو۔ الٰہی! سر سے پاؤں تک مجھ پر تیرے احسان ہیں۔ ہمیشہ تیرا فضل بارش کی طرح مجھ پر برسا ہے۔ تُو نے اِس عاجزہ کو چار لڑکے عطا فرمائے ہیں۔ یہ تیری عطا ہے اور تیرا نمایاں فضل ہے۔

اے میرے پیارے! تیرے احسانوں کو کیسے بیان کروں؟۔ میرے جاناں! مجھ پر تیرا بے حد کرم ہے۔ تُو نے مجھے تخت شاہی پر بٹھادیا ہے اور مجھ پر تیرا احساں دین اور دنیا دونوں پہلوؤں میں ہوا ہے۔ میرے پاس وہ زباں کہاں ہے! جس سے تیرا شکر ادا کرسکوں۔ کہ مَیں تو کچھ چیز ہی نہیں اور تیرا رحم بے شمار ہے۔ اپنے فضل سے مجھے ہر ایک آفت سے بچالے۔ ہم نے تیرا دامن اپنے ہاتھ میں صدقِ (دل) سے تھام رکھا ہے۔ اے پیارے! میری اولاد کو تُو ایسا کردے کہ وہ اپنی آنکھوں سے تیرا روشن چہرہ دیکھ لیں۔ اب مجھے زندگی میں اُن کی مصیبت نہ دکھا۔ میرے گناہ اور جو بھی تیری نافرمانی ہوئی ہو، وہ تُو بخش دے۔ ان پر یہ فضل کر کہ یہ اِس جہاں کے کیڑے نہ بنیں۔ ان میں سے ہر کوئی تیرا فرمانبردار کہلائے۔

میری یہ خواہش میری کسی تدبیر سے پوری نہیں ہوسکتی۔ یہ تو صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ جب سارا ساماں تیری طرف سے ہو۔ زمین و آسمان، دونوں میں تیری ہی بادشاہی ہے۔ ہر ایک چیز پر ہر آن تیرا ہی حکم چلتا ہے۔ میرے پیارے! جو صبر مجھ میں پہلے تھا، وہ اب نہیں رہا۔ تیرا نام رحمٰن ہے اس لئے تُو مجھے اب دکھوں سے بچالینا۔ اے میرے آقا! مجھے ہر وقت مصیبتوں سے بچانا۔ یہاں صرف تیرا حکم ہی چلتا ہے، یہ زمین بھی تیری ہے اور زمانہ بھی تیرا ہے۔

(اخبار "الحکم"۔ ۱۷/نومبر ۱۹۰۰ء)

اب دعاؤں کے متعلق اصولی تعلیم۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنے والی چیز ہے۔ وہ گداز کرنے والی آگ ہے۔ وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تند سَیل ہے پر آخر کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے۔ مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔ مبارک تم جب کہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی ہے اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کردیتی ہے۔ اور تمہیں تنہائی کا ذوق اٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے اور تمہیں بے تاب اور دیوانہ اور ازخود رفتہ بنادیتی ہے کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جائے گا۔ وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں نہایت کریم و رحیم، حیا والا، صادق، وفادار، عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ وہ تم پر رحم فرمائے گا"۔ (لیکچر سیالکوٹ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۲۲،۲۲۳)

❀❀❀......❀❀❀......❀❀❀

محمدی مسیح کے منکر

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

ایک غیر احمدی مولوی نے ہماری دعوت کی۔......... وہ میزبان خود تو پنکھا جھلنے کھڑا ہو گیا اور دوسرے مولوی کو پہلے ہی سے ہم سے بحث کرنے کو لا کر ہمارے پاس بٹھادیا تھا۔ بہت سی باتیں نرمی اور محبت کی کرتا رہا کہ ہم تو عیسیٰ کو مرا ہوا مانتے ہیں اور مرزا صاحب کو بڑا راستباز جانتے ہیں اور بھی سب باتوں کو مانتے ہی ہیں گویا آپ کے مرید ہی ہیں۔ مولوی صاحب ذرا چھوٹا سا مسئلہ بتایئے کہ جو شخص مرزا صاحب کو نہ مانے اس کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا کہ ایک طرف موسیٰ علیہ السلام ہیں، دوسری طرف حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ پھر ایک طرف موسوی مسیحؑ ہیں اور دوسری طرف محمدی مسیحؑ۔ موسیٰ علیہ السلام کے منکر کو کیسا سمجھنا چاہئے آپ جانتے ہی ہیں۔ پھر حضرت محمد ﷺ کے منکر کو کیا سمجھنا چاہئے یہ بھی آپ کو معلوم ہے۔ اسی طرح موسوی مسیح کے منکر کو بھی جو کچھ سمجھتے ہیں اس کے مقابلہ میں محمدی مسیح کے منکر کو کیسا سمجھیں یہ آپ خود ہی تجویز فرماسکتے ہیں۔ یہ سن کر اپنے لڑکے سے کہنے لگا "جلدی سے کھانا، ان سے بحث کرنا کوئی معمولی بات نہیں"۔

بقیہ:خطاب جلسہ سالانہ از صفحہ نمبر ۴

حضور نے فرمایا کہ لیمن کی دو بوتلیں تھوڑی برف ڈال کر لائیں۔ چنانچہ دو بوتلیں مع برف حضرت کی خدمت میں پیش کیں۔ ایک حضرت ام المومنین نے اور ایک حضرت صاحب نے نوش فرمائیں۔ حضرت ام المومنین نے مجھے فرمایا کہ وہ دہلی والا کچوریاں بنا رہا تھا۔ اس سے دو آنہ کی کچوریاں لائیں۔ چنانچہ میں گیا اور دو آنہ کی کچوریاں لاکر حضرت کی خدمت میں دے دیں۔ پھر وہاں سے لوہاری دروازے سے ہوتے ہوئے ریلوے روڈ پر سیر کرتے کراتے خواجہ کمال الدین کے مکان پر مغرب کے بعد پہنچ گئے۔ پھر میں گھر واپس آیا۔ (روایات صحابہ جلد ۹ صفحہ ۲۲۷ تا ۲۲۹)

آپؓ مزید بیان کرتے ہیں کہ:

"میرے پیٹ کے بائیں طرف رسولی ہو گئی۔ میں ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے پاس ہی رہا کرتا تھا۔ انہوں نے مجھے مشورہ دیا کہ آپ اس کا جلدی سے آپریشن کرائیں۔ میں نے ان کو کہا کہ میں حضرت اقدس سے پوچھ کر آپریشن کراؤں گا۔ چنانچہ میں قادیان میں گیا۔ حضرت اقدس مسجد مبارک میں تشریف فرما تھے۔ میں نے رونی شکل بنائی۔ مایوس تو پہلے ہی تھا۔ عرض کیا کہ حضرت میں تو اب بہت خوفزدہ ہوں۔ ڈاکٹر میرا پیٹ چاک کریں گے۔ پتہ نہیں نتیجہ کیا ہوگا۔ تب حضور نے آنکھیں کھولیں اور میری طرف دیکھا۔ حضور کی آنکھوں سے محبت کا اظہار ہو رہا تھا۔ فرمایا کہاں ہے رسولی؟ میں نے کپڑا اٹھایا اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر اپنی رسولی پر رکھا۔ حضور نے اپنا دست مبارک تین چار دفعہ اس پر پھیرا اور فرمایا تین چار سال تک کوئی آپریشن نہ کرائیں۔ بعض دفعہ رسولیاں بڑھا نہیں کرتیں۔ اگر اس عرصہ کے بعد ضرورت ہوئی تو آپریشن کرالینا۔ چنانچہ اس بات کو اب ۳۶ سال کا عرصہ گزر رہا ہے مگر وہ وہیں کی وہیں ہے، آگے نہیں بڑھی"۔

(روایات صحابہ رجسٹر نمبر ۹ صفحہ ۲۶۷، ۲۶۸)

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحبؓ
ولد شیخ بابو جمال الدین صاحب۔ گوجرانوالہ

آپؓ کا سن بیعت و سن زیارت ۱۸۹۸ء ہے۔ آپؓ کی وفات ۲۵ر دسمبر ۱۹۸۱ء کو ہوئی۔

آپؓ دومیلی میں سٹیشن ماسٹر تھے کہ وہاں ایک شخص نے حضرت اقدس علیہ السلام کا ذکر کیا۔ آپ نے پختہ ارادہ کر لیا کہ اس شخص کو ضرور دیکھنا ہے۔ چنانچہ آپ گوجرانوالہ آئے اور وہاں سے قادیان تشریف لے گئے اور حضرت اقدسؑ کا چہرۂ مبارک دیکھ کر بغیر کسی دلیل کے ایمان لے آئے۔ آپ شیخ محبوب عالم خالد صاحب ناظر بیت المال آمد کے خسر تھے۔

آپؓ بیان فرماتے ہیں کہ مَیں اپنے والد صاحب اور منشی مولا بخش صاحبؓ کے ہمراہ قادیان گیا۔ واپسی کے لئے جب ہم اجازت کے لئے حاضر ہوئے تو دیگر باتوں کے علاوہ حضورؑ نے یہ فرمایا: "جلدی جلدی قادیان آیا کرو"۔

آپؓ مزید بیان فرماتے ہیں کہ مَیں جب پہلی مرتبہ قادیان گیا تو بہت چھوٹا تھا۔ دوسری دفعہ قادیان میں آٹھویں کلاس میں داخلہ لیا۔ اس دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مسجد مبارک کی چھت پر کئی دفعہ دبانے کی سعادت حاصل کی۔

"میں جب دسویں کلاس میں پڑھتا تھا تو حضرت اقدس کے مکانوں کے اردگرد ہمارا پہرہ ہوا کرتا تھا۔ چنانچہ مجھے یاد ہے کہ ہم پہرہ ہی دے رہے تھے کہ ہم نے حضرت اقدس کی وفات کی خبر سنی۔ حضور کے زمانہ میں جب ہم پہرہ دیتے تھے تو ہمارے ہاتھوں میں لاٹھیاں ہوا کرتی تھیں۔

(روایات صحابہ رجسٹر نمبر ۱۰ صفحہ ۱۰۹، ۱۱۰)

(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

حیرتِ جلوہ

صحِ دستار کے گوشے سے طلوع ہو ہو کر
صحنِ مسجد میں ابھرتا ہوا، سورج چہرہ
برفستانوں میں بھی تابشِ رخ کی دوپہر
کر کے برپا وہ اُبھرتا ہوا سورج چہرہ

دُھند اور برف کو معلوم نہیں کہ سورج
جب طلوع ہوتا ہے، ہوتا ہی چلا جاتا ہے
معتبر کتنا بھی ہو عملِ کثافت ، لیکن
ہو کے روشن یہ ہر اِک چیز پہ چھا جاتا ہے

معتبر کتنا، طرحدار ہے کتنا اے دِل
مہرباں لہجہ وُہ اِلہامی کتابوں جیسا
اب بھی منظر ہے وہ سیرابیٔ جاں کا باعث
اب بھی نظّارہ ہے اک آنکھوں میں خوابوں جیسا

فطرتِ نور ہے یہ ، اس کی شناخت ہے یہی
ساتھ ہر جلوے کے نام اپنا بدلتے رہنا
کبھی سورج میں ، کبھی چاند میں ، تاروں میں کبھی
منتقل ہو کے مُقام اپنا بدلتے رہنا

بارش گریہ بھی ہے ،دھوپ ہنسی کی بھی ہے
ایک موسم ہو تو کچھ کہہ کے پکاروں اس کو
حیرتِ جلوہ بتا، پیشِ نظر ہو جب نور
دل میں رکھّوں یا نگاہوں میں اُتاروں اُس کو

جو بھی کہتا ہے ، اسے کہنے دو محفل میں آج
اُس کی تقریر کو مت وقت کا پابند کرو
بارشِ نور ہے یہ ،اس کو سمندر کہہ کے
اس کی شوخی کو کناروں میں نہ یوں بند کرو

اُس کے دَم میں ہے دَمِ عیسیٰ اے دل کے اندھو
اس کے حلقۂ اِرادت میں تو آ کر دیکھو
خلوتِ شب کے اندھیرے میں تمہاری خاطر
کون روتا ہے ذرا شمع جلا کر دیکھو

سب شریرانِ جفا کو یہ تعجب ہے ۔ زیّن
آدمی کیسا ہے یہ سر کو جھکاتا ہی نہیں
کیسا ہے شوقِ سفر پائے جنوں میں اُس کے
مستقل گھر وہ کہیں اپنا بناتا ہی نہیں
اے مسافر تری منزل ہے کہاں۔ جب پوچھو
ٹال جاتا ہے وہ یہ بات بتاتا ہی نہیں

یہ بھی اک قرض تھا۔ احساس پہ اُس منظر کا
مجھ کو یہ فرض بہرحال ادا کرنا تھا
میں ہوں شاعر مرے اِدراک کو ہر حالت میں
اپنے اظہار کا یہ قرض ادا کرنا تھا

(طیبہ زین - جرمنی)

DIGITAL SATELLITE
MTA and PAKISTAN TV
You can now get MTA on digital satellite at Hotbird 13°E. Pakistan TV is also available on digital satellite at Intelsat 707 1°W as Prime TV, and has been broadcasting since Sept '98. To view MTA and Prime TV, you need a digital satellite receiver, a dish and a universal LNB.
At the moment, we are running the following offers:
NOKIA 9600 £255+ Digital LNBs from £19+
HUMAX CI £220+ Dishes from 35cm to 1.2m
These, as well as all other satellite reception-related equipment, can be obtained from our warehouse at the address below.
Signal Master Satellite Limited
Unit 1A Bridge Road, Camberley
Surrey GU15 2QR, England
Tel: 0044 (0)1276 20916 Fax: 0044 (0)1276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com
+ All prices are exclusive of VAT
MAIL ORDER
EXPORT
BANGLA TV
skydigital
ZEE TV
SONY Entertainment Television
Prime
MTA International

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے بعض اہم ارشادات کی روشنی میں

بیسویں صدی کے آخری عالمگیر جلسہ سالانہ کا

خصوصی امتیاز

(مسعود احمد خان دہلوی ۔ سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ)

اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کے فضل خاص کے تحت جماعت احمدیہ عالمگیر کے جلسہ سالانہ کو جو غیر معمولی عظمت و اہمیت حاصل ہے وہ اسے عام انسانی جلسوں سے واضح طور پر ممیز و ممتاز کرنے والی ہے۔ یہ کہنا بجا اور درست ہو گا کہ دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے جلسہ سالانہ کو عظمت و اہمیت خود خداوند قدوس و صاحبِ جبروت نے عطا کی ہے اور وہ خود اس کی عظمت و اہمیت کو سال بہ سال پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ دنیا پر آشکار کرتا چلا آرہا ہے۔ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس حقیقت پر اپنے پر معارف ارشادات میں ہر چند کہ مختصر لیکن بہت جامع انداز میں روشنی ڈالی ہے۔

مثال کے طور پر جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلے جلسہ سالانہ کے ایک سال بعد ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء کو ایک اشتہار کے ذریعہ اپنے مخلص احباب کو اطلاع دی کہ ۲۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء کو قادیان میں آپ کے محبّوں اور مخلصوں کا ایک جلسہ منعقد ہو گا تو ساتھ ہی آپؑ نے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت بہت پر معارف و پر اثر انداز میں ان کے ذہن نشین کرائی۔ آپؑ نے اس ضمن میں علی الخصوص یہ بھی فرمایا:

"مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول شائع کردہ ایڈیشنل نظارت اشاعت لندن ۱۹۸۶ء صفحہ ۳۴۱)

جلسہ سالانہ کی عظمت کے مختلف پہلو

حضور علیہ السلام کے اس مختصر ارشاد کا فقرہ فقرہ ہی نہیں لفظ لفظ مہتم بالشان پیشگوئیوں کا آئینہ دار ہے۔ ان سب پیشگوئیوں سے جلسہ کی عظمت و اہمیت آشکار ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ پہلے ہی فقرہ میں یہ فرما کر کہ "اس جلسہ کو عام انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں" عام انسانی جلسوں کے بالمقابل اس جلسہ کی عظمت و اہمیت کی طرف اشارہ فرمادیا اور یہ امر ذہن نشین کرادیا کہ اس جلسہ کا مقصد محض نشستند، گفتند، برخاستند نہیں ہے بلکہ یہ بہت بلند و بالا اور ارفع و اعلیٰ مقصد کے تحت منعقد کیا جاتا ہے۔ اسی لئے اگلے ہی فقرہ میں فرمایا:

"یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے"۔

اس طرح حضور اقدسؑ نے واضح فرمادیا کہ اس جلسہ کے سال بہ سال انعقاد کا آپؑ کی بعثت کی غرض سے براہ راست تعلق ہے اور یہ جلسہ اس غرض کے حصول کا ایک نہایت مہتم بالشان ذریعہ ثابت ہو گا۔ حضور کی بعثت کی غرض جس کا حضور نے اپنی کتب میں بار بار اور بالوضاحت ذکر فرمایا ہے خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام کے ذریعہ اسلام کو دنیا میں پھیلانا اور غالب کرنا ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو حضور علیہ السلام کے مبعوث ہونے سے عالمگیر غلبۂ اسلام کی جس آسمانی مہم کا آغاز ہوا ہے یہ جلسہ اُس آسمانی مہم کا ایک لازمی اور بنیادی جزو ہے۔

ہمارا سو سالہ تجربہ اس امر پر شاہد ہے کہ خدا نے ہمارے جلسہ سالانہ کے لئے یہی چاہا اور مقدر کر رکھا ہے کہ سال بھر میں غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم بفضل اللہ تعالیٰ جن رفیع الشان کامیابیوں سے ہمکنار ہو یہ جلسہ اپنی مسلسل ترقی پذیر کیفیت کے لحاظ سے انہیں دنیا پر آشکار کرتا چلا جائے۔ سو گویا یہ جلسہ ایک ایسے مصفا آئینہ کی شکل اختیار کرتا چلا جائے جس میں دنیا اس امر کا مشاہدہ کر سکے کہ غلبہ اسلام کی آسمانی مہم آگے سے آگے بڑھ رہی اور کامیابیوں سے ہمکنار ہوتی چلی جا رہی ہے۔ مزید بر آں یہ جلسہ اہل دنیا کو بالعموم یہ باور کراتا اور احمدیوں کو بالخصوص اس یقین سے پر کرنے اور ہمیشہ پر رکھنے کا موجب بنتا چلا جائے کہ غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم آئندہ بھی اسی طرح تیز رفتاری سے بڑھتی اور پھیلتی چلی جائے گی یہاں تک کہ کُل عالم پر محیط ہوتی چلی جائے گی۔ اسی لئے افراد جماعت ہر سال ہی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء عظام کی قوت قدسیہ سے فیضیاب ہو کر اور ان کی مقبول دعاؤں کے مورد بن کر خدمت اسلام کے نئے عزائم اپنے سینوں میں لئے اپنے گھروں کو واپس لوٹتے ہیں۔

عظمت و اہمیت کا سب سے درخشاں پہلو

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مندرجہ بالا ارشاد میں جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت کو مزید اجاگر کرنے کے لئے یہ بھی فرمایا:

"اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے"۔

اس ارشاد میں "سلسلہ" کا لفظ خاص اہمیت کا حامل ہے اور اس میں ایک پیشگوئی بھی مضمر ہے۔ "سلسلہ" سے مراد بدرجہ اولیٰ جماعت احمدیہ ہی ہے اور مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے عظیم الشان مامور کو جو موعود کل ادیان ہے مبعوث فرما کر اس کی جماعت کی بنیادی اینٹ اپنے ہاتھ سے رکھی ہے ۔ لیکن چونکہ حضور اقدس نے یہاں "سلسلہ" کا لفظ جلسہ سالانہ کے تعلق میں استعمال فرمایا ہے اس لئے اس سے اس امر کی طرف متوجہ کرنا بھی مقصود ہے کہ یہ صرف ایک جلسہ نہیں ہے بلکہ سال بہ سال منعقد ہونے اور ہمیشہ منعقد ہوتے چلے جانے والے جلسوں کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے اور جلسوں کے انعقاد کا یہ سلسلہ ایسا مقدس و مبارک سلسلہ ہے جس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ ظاہر ہے جلسوں کے انعقاد کے جس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اس کے سال بہ سال انعقاد کو روکنے میں کون کامیاب ہو سکتا ہے؟ لہذا ابتداء میں یہ بتادیا کہ اس کا انعقاد عمل میں بہر طور آتا چلا جائے گا اور کوئی نہیں جو اس کے انعقاد میں روک ڈال سکے۔ خدائے قادر و عزیز اور قدیر و مقتدر کی مشیت اور فیصلہ کے رو براہ آنے میں عاجز بشر خواہ وہ بظاہر دنیوی لحاظ سے کتنا ہی بااختیار و صاحب اقتدار کیوں نہ ہو کیسے دائمی روک ڈال سکتا ہے۔ انسانی درماندگی و بے مائیگی خدائے قادر و توانا کی بے پایاں قدرت ازلی ابدی کے کب اور کیسے آڑے آسکتی ہے۔ جن حکمرانوں نے ظاہری و عارضی اقتدار کے نشہ میں سرشار ہو کر اس للّٰہی جلسہ کے انعقاد میں روک ڈالنے کی کوشش کی یکے بعد دیگرے انہیں جس انجام سے دوچار ہونا پڑا وہ اظہر من الشمس ہے۔ عیاں راچہ بیاں کی رو سے اس کے ذکر کی یہاں ضرورت نہیں۔ اس کے انعقاد میں رکاوٹ ڈالنے کی انسانی کوششوں کے باوجود خدائے ارض و سما نے اس کے سال بہ سال انعقاد کا پہلے سے بڑھ کر شاندار اور وسیع تر پیمانہ پر انتظام کرا کے اس کی مرکزی اور عالمگیر حیثیت کو برقرار رکھا اور دنیا نے اس حقیقت کو ایک بار پھر مشاہدہ کیا کہ۔

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

قادرانہ تجلی کا آئینہ دار وعدہ

پھر حضور اقدس علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کے تعلق میں اپنے مندرجہ بالا ارشاد میں خدائے قادر کی ایک اور قادرانہ تجلّی کے آئینہ دار اس کے ایک اور وعدے اور ارادے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"(خدا نے) اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"۔

خدا تعالیٰ کی تیار کی ہوئی قوموں کے آگے چل کر اس جماعت اور اس کے جلسہ میں آشامل ہونے کی بات حضورؑ نے اس وقت اور اس زمانہ میں فرمائی کہ ابھی چند صد لوگ ہی جن کا تعلق زیادہ تر ہندوستان سے تھا آپ کے دعویٰ ماموریت پر ایمان لاکر آپ کے متبعین میں شامل ہوئے تھے۔ اس کسمپرسی اور بے سروسامانی کے عالم میں صرف ایک فرستادۂ حق ہی خدا تعالیٰ سے خبر پاکر دوسری اقوام کے جماعت اور جماعت کے جلسہ میں آشامل ہونے کے بارہ میں پیشگوئی کر سکتا تھا۔ کسی اور کو یہ تاب، یہ مجال اور یہ طاقت ہو ہی نہیں سکتی تھی کہ دنیا والوں کی نگاہ میں انہونی اور ناممکن الوقوع نظر

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں اعلیٰ زیورات
خریدنے کے لیے معروف نام

الرّحیم جیولرز حیدری
اور
الرّحیم نو جیولرز حیدری

اور اب

الرّحیم
سیون سٹار جیولرز
مین کلفٹن روڈ

مہران شاپنگ سینٹر
کہکشاں بلاک نمبر 8
کلفٹن کراچی
فون 5874164 - 664-0231

آنے والی بات قبل از وقت کرتا اور کرتا بھی برملا یعنی ڈنکے کی چوٹ پوری تحدی کے ساتھ۔ ایسی تحدی کے ساتھ قوموں کے آ شامل ہونے کی پیشگوئی بجز فرستادۂ حق کے اور کون کر سکتا تھا۔ اسی لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ آئندہ چل کر قوموں کو جماعت اور جماعت کے جلسہ میں کھینچ بلانا اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ مطلب حضورؑ کا یہ تھا کہ بے شک آج میری یہ بات دنیا والوں کو انہونی نظر آتی ہے لیکن جس خدا نے مجھے یہ خبر دی ہے وہ ہمہ قدرت، ہمہ طاقت اور علام الغیوب ہے۔ اس کے لئے تو کوئی بات بھی ناممکن اور انہونی نہیں۔ جس بات کے کرنے کا وہ ارادہ کرتا ہے اسے وہ بہر حال کر دکھاتا ہے اور کیوں نہ کر دکھائے جبکہ اسے ہر قدرت و طاقت حاصل ہے۔

پھر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء کے مذکورہ بالا اشتہار میں یہ بھی رقم فرمایا کہ یورپ اور امریکہ وغیرہ ممالک کے سعید لوگ اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں اور اسلام کے تفرقہ مذاہب سے بہت لرزاں اور ہراساں ہیں۔ اس ضمن میں حضورؑ نے ایک انگریز کے خط کا بھی ذکر فرمایا جس میں اس نے لکھا تھا آپ تمام جانداروں پر رحم رکھتے ہیں اور ہم بھی انسان ہیں اور مستحق رحم کیونکہ دینِ اسلام قبول کر چکے اور اسلام کی سچی اور صحیح تعلیم سے اب تک بے خبر ہیں۔ اس امر کا ذکر کرنے کے بعد حضورؑ نے اشتہار مذکور میں بھی رقم فرمایا:

"سو بھائیو! یقیناً یہ ہمارے لئے ہی جماعت طیار ہونے والی ہے۔ خدا تعالیٰ کسی صادق کو بے جماعت نہیں چھوڑتا۔ انشاء اللہ القدیر سچائی کی برکت ان سب کو اس طرف کھینچ لائے گی۔ خدا تعالیٰ نے آسمان پر یہی چاہا اور کوئی نہیں کہ اس کو بدل سکے"۔

دنیا کی قوموں کے جماعت احمدیہ میں کھنچے چلے آنے کی خدائی تقدیر اور آسمانی فیصلہ کا ذکر حضور اقدسؑ نے بطور خاص جلسہ سالانہ کے تعلق میں فرمایا۔ یہ امر بجائے خود اس امر پر دال ہے کہ آئندہ زمانوں میں جماعت احمدیہ کی طرف قوموں کے کھنچے چلے آنے میں جلسہ سالانہ بھی اہم کردار ادا کرے گا اور جلسہ کو دیکھ کر غیر از جماعت لوگ بھی بچشم خود مشاہدہ کریں گے کہ قومیں جماعت احمدیہ کی طرف کھنچی چلی آ رہی ہیں۔

۲۱ ویں صدی کے پہلے جلسہ سالانہ کا مہتم بالشان پیش خیمہ

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں اب ہم جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۵ ویں جلسہ سالانہ کی عظیم الشان کامیابیوں اور اس مبارک موقع پر ظاہر ہونے والے نشانوں کا مختصر جائزہ پیش کرتے ہیں۔ لیکن اس سے قبل یہ وضاحت ضروری ہے کہ جماعت احمدیہ برطانیہ کے اس جلسہ کو بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انگلستان میں قیام فرما ہونے اور یہاں سے غلبہ اسلام کی آسمانی مہم کو تیز تر کرتے ہوئے اسے نئی وسعتوں اور نئی سے نئی کامیابیوں سے ہمکنار کرنے کی وجہ سے جماعت احمدیہ عالمگیر کے مرکزی جلسہ سالانہ کی حیثیت حاصل تھی۔ سو الحمد للہ، ثم الحمد للہ تائید و نصرت الٰہی کے بارش کی طرح برسنے والے غیر معمولی نوعیت کے مہتم بالشان نشانوں نے اس امر کو روز روشن کی طرح آشکارا کر دکھایا کہ علی الخصوص یہ مرکزی جلسہ اپنے شرکاء کو نہایت عظیم الشان برکتوں اور سعادتوں سے مالا مال کرنے والا جلسہ سالانہ تھا۔ اور کیوں نہ ایسا ہوتا جبکہ یہ بیسویں صدی عیسوی کے آخری حصہ میں منعقد ہونے والا اس صدی کا آخری جلسہ سالانہ تھا۔ اور اسے بحمد اللہ تعالیٰ عنقریب شروع ہونے والی اکیسویں صدی کے پہلے جلسہ سالانہ کے مہتم بالشان پیش خیمہ کی حیثیت حاصل تھی۔ ایک ایسے وقت میں اس کا انعقاد عمل میں آیا کہ جب دو صدیوں (غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم شروع ہونے والی صدی اور غلبۂ اسلام کے آثار کو نمایاں سے نمایاں تر کرنے والی صدی) کا سنگم قریب سے قریب تر آ رہا تھا۔ اس جلسہ پر نزول ملائکہ کی انقلاب انگیز تاثیرات اور روحانی کیف و سرور کی بوقلموں کیفیات اس امر کی نشاندہی کر رہی تھیں کہ اگلی صدی بحمد للہ تعالیٰ اسلام کے موعودہ عالمگیر غلبہ کو پہلے سے کہیں بڑھ کر شان کے ساتھ اس طور سے منصۂ شہود پر لانے والی صدی ہو گی جس پر۔ چاند چڑھیا کل عالم ڈٹھا۔ کی پنجابی مثل صادق آئے بغیر نہ رہے گی۔ یعنی عالمگیر غلبۂ اسلام کا بدرِ منیر اس شان سے آسمان میں جلوہ گر ہو گا کہ سارا عالم اس کا مشاہدہ کرے گا اور کسی کے لئے اس کو جھٹلانا ممکن نہ رہے گا۔

ملائکہ کی پاک تاثیرات کا مشاہدہ کرنے والا ایک خاص منظر

جس لحاظ سے بھی دیکھا جائے بیسویں صدی عیسوی کا یہ آخری جلسہ ایسی غیر معمولی اہمیت کا حامل جلسہ سالانہ تھا جس کے دوران انتہائی وسیع پیمانہ پر عالمی بیعت کی شکل میں آسمانی فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کے پیہم نزول کا ایک ایسا منظر نگاہوں کے سامنے آیا کہ دل فرطِ مسرت سے جھوم اٹھے اور اس موقع پر امڈے چلے آنے والے جوشِ رحمت کا وجد آفریں نظارہ کر کے روحیں خدا کے حضور سجدہ ریز ہو ہو گئیں۔ نزول ملائکہ کی پاک تاثیرات کا مشاہدہ کرنے والا عالمی بیعت کا یہ منظر کہ اکناف عالم کے ۴ کروڑ ۱۳ لاکھ ۸ ہزار ۳۷۶ نیک فطرت انسانوں نے ایم ٹی اے کی وساطت سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر ایک ساتھ بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی ایک ایسا وجد آفریں و خوشکن منظر تھا جس کے زیر اثر خوشی کی لہریں حاضرین و ناظرین کے رگ و ریشہ میں سرایت کرتی چلی گئیں۔ اس وجد آفریں منظر کی وجہ سے جلسہ گاہ کے پورے ماحول پر عجب کیف فراواں کی ناقابل بیان کیفیت طاری ہوئے بغیر نہ رہی۔ خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام کے ایسے حیرت انگیز نتائج دلوں کو اس یقین سے مالا مال کر رہے تھے کہ یہ فی الاصل ہے ہی قادر عزیز خدائے ذوالعجائب کا فعل جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ ہمارے صادق الوعد خدا کے قادرانہ تصرف کا یہ حیرت انگیز کرشمہ اس ہمہ گیر موعودہ انقلاب کی ایک مسحور کن تصوراتی جھلک آنکھوں کے سامنے لے آیا کہ جس کے نتیجہ میں پوری نوع انسانی دین واحد پر آ جمع ہو گی پھر اس کا ایک ہی دین ہو گا یعنی اسلام اور ایک ہی پیشوا ہو گا۔ یعنی وہی وجہ تخلیقِ کائنات اور صفات الٰہیہ کا مظہر اتم، ہمارا آقا و مولیٰ، نبیوں کا سردار، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ۔

نزول ملائکہ کی تاثیرات کا ایک اور خوشکن پہلو

یہ تو تھا جلسۂ سالانہ کے موقع پر نزولِ ملائکہ کی انقلاب انگیز تاثیرات کا ایک وجد آفریں پہلو جس کی رو سے مشرق و مغرب کے ممالک میں آباد کروڑوں سعید روحوں کی مسلم ٹیلیویژن احمدیہ (ایم ٹی اے) کی وساطت سے جماعت احمدیہ میں شمولیت اور اس کی عظیم الشان برکت کے طور پر ہر طرف چھا جانے والے روحانی کیف و سرور کی بیان سے بالا کیفیت کا مختصر احوال۔ لیکن یہ امر بھی خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ جب سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۹۲ء کے اشتہار میں یہ رقم فرمایا تھا کہ خدا نے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس جماعت اور اس کے جلسۂ سالانہ میں آ شامل ہوں گی تو اس سے اس للّٰہی جلسہ میں ان کی صرف روحانی ہی نہیں بلکہ جسمانی شرکت بھی مراد تھی۔ جلسہ میں قوموں کی یہ جسمانی شرکت بحمد اللہ تعالیٰ دو دو دو چار چار نمائندوں کی شکل میں قادیان کے زمانہ میں ہی شروع ہو گئی تھی۔ بعد ازاں ربوہ میں منعقد ہونے والے جلسوں میں مختلف اقوام کے نمائندوں کی جسمانی شرکت میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا یہاں تک کہ خلافت رابعہ کے مبارک دور میں برطانیہ کے ٹلفورڈ میں واقع اسلام آباد میں منعقد ہونے والے جلسوں میں اقوام شرق و غرب کے نمائندے دنیا کے دور دراز علاقوں سے بڑی تعداد میں آنے اور جلسہ میں شرکت کی سعادت سے بہرہ ور ہونے لگے اور اب بیسویں صدی عیسوی کے آخری مرکزی جلسہ سالانہ منعقدہ اسلام آباد (ٹلفورڈ۔ انگلستان) میں تو شرق و غرب کی مختلف اقوام کے سینکڑوں احمدی احباب دور دراز کے تھکا دینے والے پر صعوبت سفر اختیار کر کے شرکت کے لئے کھنچے چلے آئے۔ وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے پر معارف خطابات سے فیضیاب ہونے کے علاوہ حضور سے براہ راست ملاقات اور بالمشافہ گفتگو کے دوران حضور کے پر معارف ارشادات کی سماعت اور حضور کی قوتِ قدسیہ سے بہرہ یاب ہونے کے شرف سے بھی مشرف ہوئے۔ مزید بر آں عالمی بیعت کے خاص الخاص موقع پر چار کروڑ سے زائد سعید روحوں کی جماعت میں شمولیت اور جلسہ میں ان کی روحانی شرکت کے وقت نزولِ ملائکہ کی پاک تاثیرات اور روحانی کیف و سرور کی بیان سے بالا کیفیات سے بھی براہ راست بہرہ ور ہونے کی غیر معمولی سعادت ان کے حصہ میں آئی۔

ایں سعادت بروز بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

امسال برطانیہ کے دور دراز علاقہ میں واقع اسلام آباد میں منعقد ہونے والے امتیازی شان کے حامل اس جلسہ کی مجموعی حاضری گزشتہ سال سے کہیں بڑھ کر ۲۳ ہزار ۴۰ نفوس تک جا پہنچی۔ دنیا کے ۷۷ ممالک کے بڑے بڑے وفود اس میں شریک ہوئے اور نمایاں تر بات یہ کہ اس جلسہ میں ۶۳۲ زیر تبلیغ غیر از جماعت افراد بھی تشریف لا کر جلسہ کی برکات سے مستفیض ہوئے اور خاص مواقع پر جن میں حضور ایدہ اللہ کے پر معارف خطابات، اجتماعی دعائیں اور عالمی بیعت وغیرہ شامل تھے، انہیں بھی نزول ملائکہ کی پاک تاثیرات اور کیف و سرور کی روحانی کیفیات سے بقدر ذوق حصۂ وافر ملا۔ خدا کرے یہ سعادت ان میں پاک تبدیلی اور قبول حق کا نقطۂ آغاز ثابت ہو آمین۔

اسلام آباد میں آئی ہوئی روحانی بہار کا دلکش سماں

جلسہ کے ایام میں شرکت کرنے والے برطانیہ کے جملہ مقامی احباب کے علاوہ کرۂ ارض کے شرق و غرب سے تشریف لانے والے احباب میں شرق الاوسط، ہندوستان، پاکستان، انڈونیشیا، یورپی ممالک، امریکہ اور افریقی ممالک سے آنے والے مرد و خواتین خاص طور پر نمایاں تھے۔ ان سب خوش نصیبوں کے اجتماع عظیم کی وجہ سے اسلام آباد (ٹلفورڈ) کے وسیع و عریض علاقہ پر ایک عجیب و دلکش بہار آئی ہوئی تھی یوں معلوم ہوتا تھا پورے علاقہ میں رنگ برنگے نہایت خوشنما پھول کھلے ہوئے ہیں اور ان کی بھینی بھینی خوشبوئیں مشام جاں کو معطر کر رہی ہیں۔ اور کبھی یوں محسوس ہوتا کہ اسلام آباد کا پورا علاقہ روحانی کیفیت و سرور کی پرجوش کیفیت سے اس طرح بھرپور و معمور

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills. & Probate, Criminal Litigation .
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

ہے کہ گویا کیف و سرور اور خوشی و انبساط کی بلند و بالا لہریں اچھل اچھل کر اور دور دراز علاقوں میں پھیل پھیل کر انہیں بھی کیف و سرور سے ہمکنار کر رہی ہیں۔ یورپی ممالک انڈیا، پاکستان اور انڈونیشیا کے اصحاب نیز افریقہ کے متعدد ممالک کے گروہ در گروہ احباب (جن میں متعدد پیرامأونٹ چیف اور دو بادشاہ بھی شامل تھے) اور صلحائے عرب کا درجہ رکھنے والے عرب ممالک کے باشندے اپنے اپنے قومی لباسوں میں ملبوس اجلاسوں کے بعد اسلام آباد کے مختلف علاقوں میں گھومتے پھرتے ایک دوسرے سے سلام، دعا، مسکراہٹوں اور معانقوں کا تبادلہ کرتے ہوئے اور کیمروں کی کلِک کلِک کے درمیان ایک دوسرے کے ساتھ فوٹوز کھچواتے ہوئے اس کثرت سے نظر آتے کہ ان کے ہشاش بشاش پرنور چہروں کی دور سے ہی زیارت کر کے اور پھر بے اختیار ان کے درمیان گھل مل کے دل خوشی سے بھر جاتے اور خوشی کے مارے بلّیوں اچھلنے لگتے۔

نزول ملائک اور ان کی پاک تاثیرات کے متعلق حضرت مسیح پاکؑ کے پرمعارف ارشادات

اکیسویں صدی کے پہلے جلسہ سالانہ کے مہتم بالشان پیش خیمہ کے طور پر منعقد ہونے والے بیسویں صدی کے اس آخری جلسۂ سالانہ کے موقع پر روحانی کیف و سرور کے آئینہ دار ان ایمان افروز اور روح پرور مناظر کا بکثرت منصۂ شہود پر آنا اس امر پر دال ہے کہ یہ انہی فرشتوں کے نزول کی پاک تاثیرات کا پیدا کردہ انقلاب ہے جو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے وقت آپؑ کے ساتھ آسمان سے اترے تھے۔ ان نازل ہونے والے فرشتوں نے ہی دو صدیوں کے سنگم پر رونما ہونے والے اس خاص موقع پر دلوں کو جنبش دے دے کر دنیا کے آخری کناروں تک سے غلبۂ اسلام کے ظہور کی تڑپ رکھنے والے محبان اسلام کو جلسہ میں کھینچ بلایا اور پہلے سے کہیں بڑھ کر وہ سب کچھ کر دکھایا جس کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ سے خبر پا کر آج سے ایک سو سال پہلے پیشگوئی فرمائی تھی اور تحدی کے رنگ میں للکار للکار کر یہاں تک فرمایا تھا کہ اگر نزولِ ملائکہ کی پاک تاثیرات کے نتیجہ میں دلوں میں حق کی طرف غیر معمولی جنبش ظہور میں نہ آئی تو سمجھ لینا کہ کوئی آسمان سے نہیں اترا اور اگر یہ سب کچھ ظہور میں آ جائے اور آتا چلا جائے تو اے منکرو انکار سے باز آؤ تاکہ سرکش قوم نہ ٹھہرو۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان پرمعارف ارشادات پر ہی اس مضمون کو ختم کرتا ہوں کیونکہ حضور اقدس کے یہ ارشادات اول دن سے پورے ہوتے چلے آ رہے ہیں اور بیسویں صدی کے اس آخری جلسہ سالانہ پر ان کے ایک ایک لفظ کو پہلے سے بڑھ کر شان سے پورا ہوتے ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور آئندہ اور بھی زیادہ شان کے ساتھ ان کا پورا ہونا اور ہوتے چلے جانا مقدر ہے۔ حضور اقدسؑ کے ان ارشادات کی گونج آج بھی کرہ ارض کی فضائے بسیط میں گھلی ہوئی ہے اور اگلی صدی میں بھی یہ گونج مسلسل سنی جاتی رہے گی۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا تھا:

”ملائکہ اور روح القدس کا تنزل یعنی آسمان سے اترنا اسی وقت ہوتا ہے جب ایک عظیم الشان آدمی خلعت خلافت پہن کر اور کلام الٰہی سے شرف پا کر زمین پر نزول فرماتا ہے۔ روح القدس خاص طور پر اس خلیفہ کو ملتی ہے اور جو اس کے ساتھ ملائکہ ہیں وہ تمام دنیا کے مستعد دلوں پر نازل کئے جاتے ہیں۔ تب دنیا میں جہاں جہاں جوہر قابل پائے جاتے ہیں سب پر اس نور کا پرتو پڑتا ہے اور تمام عالم میں ایک نورانیت پھیل جاتی ہے اور فرشتوں کی پاک تاثیرات سے خود بخود دلوں میں نیک خیال پیدا ہونے لگتے ہیں اور توحید پیاری معلوم ہونے لگتی ہے اور سیدھے دلوں میں راست پسندی اور حق جوئی کی ایک روح پھونک دی جاتی ہے اور کمزوروں کو ایک طاقت عطا کی جاتی ہے۔ اور ہر طرف ایسی ہوا چلنی شروع ہو جاتی ہے کہ جو اس مصلح کے مدعا اور مقصد کو مدد دیتی ہے۔ ایک پوشیدہ ہاتھ کی تحریک سے خود بخود لوگ صلاحیت کی طرف کھسکتے چلے آتے ہیں اور قوموں میں ایک جنبش سی شروع ہو جاتی ہے۔ تب ناسمجھ لوگ گمان کرتے ہیں کہ دنیا کے خیالات نے خود بخود راستی کی طرف پلٹا کھایا ہے لیکن در حقیقت یہ کام ان فرشتوں کا ہوتا ہے کہ جو خلیفۃ اللہ کے ساتھ آسمان سے اترتے ہیں۔ اور حق کو قبول کرنے اور سمجھنے کے لئے غیر معمولی طاقتیں بخشتے ہیں۔ سوئے ہوئے لوگوں کو جگا دیتے ہیں اور مستوں کو ہوشیار کرتے ہیں اور بہروں کے کان کھولتے ہیں اور مُردوں میں زندگی کی روح پھونکتے ہیں اور ان کو جو قبروں میں ہیں باہر نکال لاتے ہیں۔ تب لوگ ایک دفعہ آنکھیں کھولنے لگتے ہیں اور ان کے دلوں پر وہ باتیں کھلنے لگتی ہیں جو مخفی تھیں۔ اور در حقیقت یہ فرشتے اس خلیفۃ اللہ سے الگ نہیں ہوتے، اسی کے چہرہ کا نور اور اسی کی ہمت کے آثار جلیلہ ہوتے ہیں جو اپنی قوت مقناطیسی سے ہر ایک مناسبت رکھنے والے کو اپنی طرف کھینچتے ہیں خواہ وہ جسمانی طور پر نزدیک ہو یا دور ہو اور خواہ آشنا ہو یا بکلی بیگانہ اور نام تک سے بے خبر ہو۔ غرض اس زمانہ میں جو کچھ نیکی کی طرف حرکتیں ہوتی ہیں اور راستی کے قبول کرنے کے لئے جوش پیدا ہوتے ہیں خواہ وہ جوش ایشیائی لوگوں میں پیدا ہوں یا یورپ کے باشندوں میں یا امریکہ کے رہنے والوں میں وہ دراصل انہی فرشتوں کی تحریک سے جو اس خلیفۃ اللہ کے ساتھ اترتے ہیں ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ یہ الٰہی قانون ہے جس میں کبھی تبدیلی نہیں پاؤ گے اور بہت صاف اور سریع الفہم ہے اور تمہاری بدقسمتی ہے اگر تم اس پر غور نہ کرو۔ چونکہ یہ عاجز راستی اور سچائی کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے اس لئے تم صداقت کے نشان ہر ایک طرف سے پاؤ گے۔ وہ وقت دور نہیں بلکہ بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے۔ یہ تم قرآن شریف سے معلوم کر چکے ہو کہ خلیفۃ اللہ کے نزول کے ساتھ فرشتوں کا نازل ہونا ضروری ہے تاکہ دلوں کو حق کی طرف پھیریں۔ تو تم اس نشان کے منتظر رہو۔ اگر فرشتوں کا نزول نہ ہوا اور ان کے اترنے کی نمایاں تاثیریں تم نے دنیا میں نہ دیکھیں اور حق کی طرف دلوں کی جنبش کو معمول سے زیادہ نہ پایا تو تم یہ سمجھنا کہ آسمان سے کوئی نازل نہیں ہوا۔ لیکن اگر یہ سب باتیں ظہور میں آ گئیں تو تم انکار سے باز آؤ تا تم خدا تعالیٰ کے نزدیک سرکش قوم نہ ٹھہرو“۔

(کتاب ”فتح اسلام“ مطبوعہ ۱۸۹۱ء۔ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۳ مطبوعہ ۱۹۸۴ء)

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۹ر ستمبر ۲۰۰۰ء کو مسجد فضل لندن کے احاطہ میں مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب سابق صدر جماعت سلاؤ کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ آپ مورخہ ۷ر ستمبر کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کی عمر ۷۸ سال تھی۔ بہت مستعد داعی الی اللہ تھے اور جماعت سے عاشقانہ تعلق تھا۔ بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ مکرم رانا تصور احمد صاحب استاذ الجامعہ احمدیہ ربوہ آپ کے داماد ہیں۔

اس کے ساتھ ہی حضور ایدہ اللہ نے درج ذیل احباب کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆...... مکرم ڈاکٹر محمد شفیق صاحب۔

آپ کی وفات لاہور میں ہوئی۔ محترم ڈاکٹر شفیق صاحب کا تعلق لاہور کی قاضی فیملی سے تھا۔ آپ کے ابا ڈاکٹر محبوب عالم صاحب جو نواب آف راجستھان کے ڈاکٹر تھے اور دادا حضرت ڈاکٹر کرم الٰہیؓ صاحب آف امرتسر دونوں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم محترم حضرت قاضی محمد اسلم صاحب سابق پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کے بھتیجے تھے۔ آپ نے سترہ سال تک فضل عمر ہسپتال میں بطور ڈینٹسٹ اعزازی خدمات سر انجام دینے کی توفیق پائی۔ بڑے مخلص اور فدائی انسان تھے۔ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

☆...... مکرم میجر محمد اسلم منہاس صاحب:

آپ ۱۵ر اگست ۲۰۰۰ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ حلقہ سبزہ زار راولپنڈی کے ۱۷ سال تک صدر رہے۔ بڑے مہمان نواز، مخلص انسان تھے اور مالی قربانیوں میں بھی نمایاں تھے۔

☆...... مکرمہ لبنیٰ ربانی صاحبہ اہلیہ مکرم اشفاق ربانی صاحب، فرانس:

آپ طویل علالت کے بعد ۱۷ر اگست کو وفات پا گئیں۔ نیک مخلص خاتون تھیں اور موصیہ تھیں۔ دو بچیاں ملیحہ ربانی اور نداء ربانی یادگار چھوڑی ہیں۔ محترم اشفاق ربانی صاحب آج کل فرانس کے امیر ہیں اور نہایت مستعدی اور سرفرازی کے ساتھ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

☆...... مکرم محمود کوجو صاحب آف سیرالیون:

آپ احمدیہ پرائمری سکول رودکوپر کے ہیڈ ٹیچر تھے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد بطور معلم خدمات بجالاتے رہے۔ پرجوش داعی الی اللہ تھے۔ آپ مکرم حافظ محمد جبرائیل سعید صاحب نائب امیر، مبلغ سلسلہ گھانا کے خسر تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ایک زبردست نشان

ایک دن ایک شخص آیا۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو رقعہ لکھا کہ میں چالیس دن یہاں ٹھہروں گا اور میں نشان کا طالب ہوں۔ حضورؑ نے اسے بلایا اور فرمایا ممکن ہے اس عرصہ میں نشان ظاہر ہو مگر تم اسے نشان نہ مانو۔ دیکھو تیس سال سے ہم نے لکھ دیا ہے کہ تیرے پاس دُور دُور سے لوگ آئیں گے۔ آپ ہی بتائیں کہ کیا ہم نے آپ کو کرایہ بھیجا یا یہاں کوئی آپ کو کام تھا۔ آپ کو کس نے بلایا؟ کیا اس پیشگوئی کے آپ مصداق نہیں ہیں۔ اس موضوع پر آپ نے زبردست تقریر فرمائی تھی۔

یہی نشان حضور نے اس امریکن پادری کو دیا تھا جو مع اپنی میم کے امریکہ سے آیا تھا۔ جب اس نے نشان کا مطالبہ کیا تو آپ نے فرمایا تھا کہ ”آپ میرے الہام کے مطابق یہاں آئے ہیں“۔

(الحکم ۲۱ر مارچ ۱۹۳۶ء)

TOWNHEAD PHARMACY

31 Townhead Kirkintilloch

Glasgow G66 1NG

FOR ALL YOUR

PHARMAECUTICAL NEEDS

Tel: 0141-211-8257

Fax: 0141-211-8258

مکرم ملک سعید احمد صاحب (مرحوم) آف شکاگو۔امریکہ

(حمید احمد ملک)

خاکسار کے والد محترم ملک سعید احمد صاحب ولد ملک مولا بخش صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ناظم جائیداد قادیان مورخہ ۲۳؍جولائی ۱۹۹۹ء بروز جمعۃ المبارک بعمر ۸۶ سال شکاگو امریکہ میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ ۱۰؍اکتوبر ۱۹۱۲ء کو شہر امرتسر میں پیدا ہوئے ۱۹۳۵ء میں آپ کی شادی سیدہ محمودہ خاتون صاحبہ بنت سید غلام حسین شاہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہوئی۔ نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے پڑھایا۔ (خطبہ نکاح خطبات محمود جلد سوئم میں چھپا)۔ انہی دنوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے آپ کو تحریک جدید قادیان کے بورڈنگ کا سپرنٹنڈنٹ مقرر فرمایا تھا۔

آپ کو اردو، انگریزی، عربی اور فارسی زبانوں اور ان کے ادب سے کافی شغف تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا بڑی گہری نظر سے مطالعہ کیا ہوا تھا اور مخالفوں اور دوستوں کے اعتراضات اور سوالات کا جواب نہایت مدلل اور احسن طریق سے دیا کرتے تھے۔ ۸۰ سال کی عمر میں بھی آپ کا دماغ ایک جوان آدمی کی طرح روشن تھا۔ بڑھاپے میں ۱۹۹۲ء میں کمپیوٹر کا استعمال سیکھا اور اس میں اپنے مختلف مضامین کو ٹائپ کیا۔ جن مختلف موضوعات پر تحقیقی مضامین تیار کئے۔ ان میں Shroud of Torin، وفات مسیح، Dead Sea Scroll، حضرت ابراہیم، حضرت سارہ، حضرت آدم وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کو اسلام احمدیت، ہندو، سکھ، عیسائی اور یہودیت کے مذاہب پر کافی عبور تھا۔ آپ کی ذاتی لائبریری میں صرف مذہب پر ۵۰۰ سے زائد کتب موجود ہیں۔

آپ نے ایک کتاب "Adams Sons Vindicated" بھی ۱۹۹۳ء میں چھپوائی۔ آپ اردو، فارسی میں خوبصورت نظمیں بھی لکھتے تھے اور اکثر مشاعروں میں بھی حصہ لیتے تھے۔

آپ کو خدمت دین کا بہت شوق تھا۔ جب مخالفین شکاگو میں اردو اور انگریزی کے اخبارات میں احمدیت کو بدنام کرنے کے لئے مضامین لکھتے تو آپ اس کا جواب لکھتے تو اخبار والے جواب شائع کرنے سے معذرت کردیتے۔ آپ نے باوجود خرابی صحت کے بڑے جوش و خروش سے اور انتھک محنت کر کے دو اخبارات کا اجراء کیا۔ ایک اخبار "Humanism" انگریزی میں اور دوسرا "المسلم" اردو میں شروع کیا۔ ان اخبارات کے نکلنے سے مخالفین نے چپ اختیار کرلی۔ تبلیغ کا بے حد جنون تھا۔

کراچی میں "المُصلح" احمدی اخبار میں ایک علمی کالم "نظرے خوش گزرے" لکھا کرتے تھے۔ آپ کے عزیز دوستوں میں کراچی کے رئیس امروہوی صاحب کے علاوہ دیگر علمی اور ادبی احباب کا وسیع دائرہ تھا۔

آپ میں خدمت خلق کا جذبہ جنون کی حد تک تھا۔ آپ کو ہومیو پیتھک اور الیکٹرو ہومیو پیتھک علاج پر کافی عبور حاصل تھا۔ دور دور سے احمدی و غیر احمدی احباب آپ سے مستفید ہوتے رہتے تھے۔ لوگوں کو تبلیغ کے لئے کتب اور دوائیاں اپنے ذاتی خرچ سے سارے ملک میں بھجوایا کرتے تھے۔ آپ جہاں جاتے تھے وہاں علمی ادبی دینی محفل سجالیتے تھے۔

آپ کی وفات پر دنیا بھر سے تعزیتی پیغام موصول ہوئے۔ شکاگو جماعت نے اس پریشانی کی حالت میں تجہیز و تکفین کی ذمہ داریاں آپس میں بانٹ لیں۔ جناب فلاح الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں جماعت کے احباب شامل ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت انگلستان میں نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ باوجود اس کے کہ شکاگو میں اس وقت انتہائی گرمی پڑ رہی تھی آپ کو دفنانے سے قبل آسمان پر بادل چھاگئے اور ہلکی ہلکی پھوار پڑنے لگی اور ایک خوبصورت منظر پیدا ہوگیا۔ آپ شکاگو میں Chapel Hill Garden, Oak Brook میں احمدیوں کے قطعہ میں مدفون ہیں۔

مرحوم نے اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں پیچھے چھوڑی ہیں۔

تمام احباب سے آپ کے درجات کی بلندی اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نادر تاریخی تصاویر

"خلافت لائبریری" ربوہ میں سلسلہ احمدیہ کے پرانے بزرگوں خصوصاً صحابہ کرام اور دیگر خدام کی نادر تاریخی تصاویر محفوظ رکھنے کا انتظام موجود ہے۔ تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اگر ان کے پاس اپنے بزرگوں سے متعلق تاریخی تصاویر موجود ہیں تو خلافت لائبریری سے رابطہ قائم فرمائیں۔ آپ کی تاریخی تصاویر سے لائبریری کے لئے نئی تصاویر تیار کی جائیں گی۔ اصل تصاویر پوری حفاظت کے ساتھ آپ کو واپس کردی جائیں گی۔ امید ہے کہ احباب اس طرف فوری توجہ فرمائیں گے۔

(انچارج خلافت لائبریری)

بقیہ: حضرت غوث اعظم از صفحہ ۱۲

ہے۔۔۔۔۔ایمان دار کا ایمان کامل نہیں یہاں تک کہ اپنے بھائی مسلمان کے لئے وہی چیز چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہے۔ یہ ہے فرمان ہمارے امیر اور سردار اور بزرگ اور بہشت کی طرف جانے والے کا۔ ہمارے سفیر اور شفاعت کرنے والے نبیوں اور رسولوں اور صدیقوں کے پیشوا کا کہ جو آدم کے زمانہ سے قیامت تک ہونگے۔

(الفتح الربانی والفیض الرحمانی مترجم صفحہ ۹۴،۹۵)

تذکرہ حضرت دیوان حضوری

الحاج سید عبداللہ شاہ صاحب قادری

گویا کہ، ضلع گجرات کی تاریخی اور مردم خیز سرزمین میں عبداللہ شاہ صاحب (ولادت ۱۱؍مارچ ۱۵۶۷ء۔ وفات ۸؍جون ۱۶۶۲ء) کا دربار، مسجد اور لنگر خانہ ہے۔ آپ کی اولاد اور عقیدتمندوں کا حلقہ دنیا بھر میں پھیلا ہوا ہے۔ مندرجہ بالا تالیف اسی باخدا شخصیت سے متعلق ہے جو نفیس معلومات اور دیدہ زیب تصاویر سے مرصع ہے اور جناب سید خلیل احمد پیرزادہ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ رضویہ ہائی سکول لنگے (گجرات) کی مایہ ناز تصنیف ہے جس پر پاکستان کے بعض چوٹی کے اہلسنت والجماعت علماء نے شاندار الفاظ میں خراج تحسین ادا کیا ہے۔ فاضل مؤلف کتاب کے صفحہ ۲۰۱ پر "دیوان حضوری کی وجہ تسمیہ" کے زیر عنوان تحریر فرماتے ہیں:

"حضرت دیوان حضوری رحمۃ اللہ علیہ کو دربار غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ سے جو خطابات عطا کئے گئے ان میں سے ایک دیوان حضوری ہے۔ دیوان کا عام مفہوم وزیر، نائب یا کسی خاص شعبہ کا مہتمم ہے۔ حضرت دیوان حضوری کو بغداد شریف میں بارہ سال قیام کے دوران لنگر کا ناظم، کتب خانہ کا انچارج بنایا گیا اور دربار غوثیہ سے جاری ہونے والی خط و کتابت پر آپ کی مہر کا ہونا لازمی تھا۔ اسی طرح آپ غوث الاعظم کی باطنی توجہ سے اس درجہ کو پہنچ گئے کہ جس وقت چاہتے حضور نبی پاک ﷺ کی مجلس میں حاضر ہو جاتے تھے"۔

"دیوان حضوری" کے اس خطاب کی تشریح میں حضرت سلطان باہو (ولادت ۱۰۳۹ھ۔ وفات ۱۱۰۲ھ) کی معرکہ آراء کتاب "حق نمائے اردو ترجمہ نور الہدیٰ" کی چند سطریں بھی زیر قرطاس کی گئی ہیں جو محض اجمال ہے۔ ذیل میں اس کی تفصیل آپ کی اسی کتاب کے صفحہ ۲۲۴، ۲۲۵ سے آپ ہی کے قلم سے ہدیۂ قارئین کی جاتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"ابتداء میں مشق وجودیہ اور تصور اسم اللہ ذات کے ذریعے سے طالب کے سر سے قدم تک تمام وجود ایسا پاک اور صاف ہو جاتا ہے گویا ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ اور مشق وجودیہ کی پاکی اور برکت سے مجلس حضرت محمد رسول اللہ صلعم میں ایک نوری طفل معصوم کی شکل میں حاضر ہو جاتا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کمال لطف، شفقت اور مرحمت سے اس نوری بچے کو اپنے اہلبیت پاک میں جناب امہات المومنین حضور حضرت فاطمۃ الزہراؓ و حضرت بی بی خدیجۃ الکبریٰؓ و حضرت عائشہ صدیقہؓ رضی اللہ عنہن کے سامنے لے جاتے ہیں۔ وہاں ہر ام المومنین اسے اپنا فرزند کہتی ہیں اور اپنا نوری دودھ پلاتی ہیں اور وہ شیر خوار اہل بیت خاص ہو جاتا ہے اور اس کا نام فرزند حضوری اور خطاب فرزند نوری ہو جاتا ہے"۔

اس ضمن میں اپنی نسبت رسالہ روحی شریف میں بیان فرماتے ہیں:

"حضرت سرور کائنات ﷺ اس فقیر کو باطن میں اپنے حرم محترم کے اندر کمال شفقت اور مرحمت سے لے گئے اور حضرت امہات المومنین حضرت فاطمۃ الزہرا اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے اس فقیر کو دودھ پلایا اور آنحضرت صلعم اور اُمہات المومنین نے مجھے اپنے نوری حضوری فرزند کے خطاب سے سرفراز فرمایا"۔ ("حق نمائے" صفحہ ۲۲۴، ۲۲۵۔ طبع پنجم اشاعت ۱۹۷۱ء)

حضرت غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو عالم رؤیا میں اس کا مشاہدہ ہوا۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

"میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں امّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی گود مبارک میں ہوں۔ آپ کی دائیں جانب کا دودھ پی رہا ہوں۔ پھر آپ نے اپنی بائیں جانب کا دودھ بھی پلایا۔ اتنے میں جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے اور تشریف لاکر فرمایا کہ عائشہ در حقیقت یہ ہمارا فرزند ہے"۔

(حیات جاودانی اردو ترجمہ قلائد الجواہر فی مناقب شیخ عبدالقادر صفحہ ۱۳۱۔ تالیف حضرت محمد بن یحییٰ التازفی الحلبی المتوفی ۹۶۳ھ۔ ناشر "اللہ والے کی قومی دکان" بازار کشمیری لاہور طبع پنجم)

قسطنطنیہ سے تحفہ

ایک دفعہ کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس قسطنطنیہ سے عطر اور رومی مصطگی بھیجی تھی۔ اس نے یہ بھی لکھا تھا کہ میں نے آپ کی کتابیں پڑھی ہیں ان کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ خدا رسیدہ بزرگ ہیں۔ میں آپ سے تعلق رکھنا چاہتا ہوں اس لئے آپ میرا تحفہ قبول فرمالیجئے۔

(الحکم ۲۱؍مارچ ۱۹۰۳ء)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں۔ رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

حضرت صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحبؓ

حضرت صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحبؓ ۱۸۶۶ء میں حضرت صوفی احمد جان صاحبؓ کے ہاں لدھیانہ میں پیدا ہوئے۔ حضرت صوفی صاحب کا خاندان ایک بلندپایہ بزرگ نقشبندی طریق تصور پر کاربند تھا اور حضرت مسیح موعودؑ سے آپؓ کا پرانا تعلق تھا اور وہ حضورؑ کو مامور من اللہ یقین کرتے تھے۔ اگرچہ دسمبر ۱۸۸۵ء میں وفات پاجانے کی وجہ سے انہیں ظاہری بیعت کا موقعہ نہیں ملا لیکن حضورؑ نے انہیں اپنے ۳۱۳؍ صحابہ خاص میں شامل فرمایا اور پہلی بیعت کے لئے لدھیانہ میں آپؓ ہی کے مکان کا انتخاب فرمایا۔

حضرت پیر منظور محمد صاحبؓ کا بچپن بہت نیک ماحول میں گزرا اور آپؓ اپنے والد صاحب سے سیکھے ہوئے اذکار و اشغال پر بطریق نقشبندیہ کاربند رہے۔ آپؓ کی والدہ قمر جان صاحبہؓ تھیں جن کی وفات ۱۳؍جنوری ۱۹۱۶ء کو ہوئی اور وہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ اُن کا وصیت نمبر ۱۲۰؍ تھا۔

حضرت پیر صاحبؓ کے بارہ میں ایک تفصیلی مضمون ماہنامہ ”انصاراللہ“ ربوہ اکتوبر ۹۹ء میں مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

حضرت پیر منظور محمد صاحبؓ نے پہلی بار حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت کا شرف لدھیانہ میں ۱۸۸۴ء میں حاصل کیا تھا۔ ۶؍فروری ۱۸۹۲ء کو لاہور میں بیعت کی سعادت پائی۔ اُس وقت آپؓ جموں میں محکمہ تعلیم میں بطور کلرک ملازم تھے۔ حضرت اقدسؑ نے آپ کو بمعہ اہل خانہ اپنے صحابہ خاص ۳۱۳ میں شامل فرمایا اور ضمیمہ انجام آتھم میں آپؓ کا ذکر فرمایا ہے۔ آپؓ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ذریعہ ریاست جموں کے محکمہ تعلیم میں بطور کلرک ملازم ہوئے۔ جب حضرت مولوی صاحبؓ جموں سے ملازمت ترک کرکے قادیان آگئے تو آپؓ بھی مستقل رہائش کے لئے قادیان چلے آئے۔ یہاں آپؓ نے محض حضورؑ کی تصانیف کیلئے کتابت سیکھی اور حضورؑ کی بہت سی کتب کے پہلے ایڈیشنوں کی کتابت کی سعادت حاصل کی۔ اس خدمت کا ذکر کرتے ہوئے حضور علیہ السلام اپنے اشتہار ۴؍اکتوبر ۱۸۹۹ء میں فرماتے ہیں: ”بطور شکر احسان باری تعالیٰ کے اس بات کا ذکر کرنا واجبات سے ہے کہ میرے اہم کام تحریر تالیفات میں خدا تعالیٰ کے فضل نے مجھے ایک عمدہ اور قابل قدر مخلص دیا ہے یعنی عزیزی میاں منظور محمد کاپی نویس جو نہایت خوشخط ہے، جو نہ دنیا کے لئے بلکہ محض دین کی محبت سے کام کرتا ہے اور اپنے وطن سے ہجرت کرکے اسی جگہ قادیان میں اقامت اختیار کی ہے......“۔

آپؓ نے حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کے مصلح موعود ہونے کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ سے ایک تحریر لے لی تھی جسے ۲۳؍اگست ۱۹۱۴ء کو آپؓ نے رسالہ نشان فضل بجواب رسالہ المصلح الموعود شائع فرمایا۔ آپؓ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی وفات سے چھ ماہ قبل آپؓ سے عرض کیا کہ مجھے آج حضرت اقدسؑ کے اشتہارات پڑھ کر پتہ مل گیا ہے کہ پسر موعود میاں صاحب ہی ہیں۔ اس پر حضورؓ نے فرمایا: ”ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں اور ان کا ادب کرتے ہیں“۔ پیر صاحبؓ نے یہی الفاظ لکھ کر تصدیق کے لئے پیش کئے تو حضورؓ نے ان پر تحریر فرمایا: ”یہ لفظ مَیں نے برادرم پیر منظور محمد سے کہے ہیں۔ نورالدین ۱۰؍ستمبر ۱۹۱۳ء“۔ اگلے روز جب آپؓ حضورؓ کی خدمت میں حاضر تھے تو حضورؓ نے ازخود فرمایا: ”ابھی یہ مضمون شائع نہ کرنا۔ جب مخالفت ہو اُس وقت شائع کرنا“۔

حضرت مسیح موعودؑ کی منظوری سے حضرت پیر صاحبؓ نے صاحبزادگان اور صاحبزادیوں کو قرآن شریف ناظرہ پڑھایا اور انہی کی تعلیم کی غرض سے ”یسرناالقرآن“ کا مشہور و معروف قاعدہ ایجاد کیا۔ اس قاعدہ کے بارہ میں حضرت اقدسؑ نے فرمایا: ”قاعدہ یسرناالقرآن بچوں کے لئے بے شک مفید چیز ہے۔ اس سے بہتر اَور کوئی طریقہ تعلیم خیال میں نہیں آتا“۔ نیز ۱۹۰۱ء میں اپنی نظم میں فرمایا:

پڑھایا جس نے اُس پر بھی کرم کر
جزا دے دین اور دنیا میں بہتر
رہ تعلیم اِک تُو نے بتا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

اس قاعدہ کا سارا فنڈ حضرت پیر صاحبؓ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے نام وقف کردیا تھا۔ کئی تاجروں نے اس قاعدہ کو غیر قانونی طور پر چھپوایا لیکن آپؓ نے اُن کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہیں کی اور یہی خیال کیا کہ اس طرح اشاعت قرآن بڑھ رہی ہے۔

محترم مرزا عبدالحق صاحب صوبائی امیر پنجاب لکھتے ہیں کہ یسرناالقرآن اتنا مقبول ہوا کہ اُس زمانہ میں سینکڑوں روپیہ ماہوار آپؓ کی آمد ہوتی تھی۔ آپؓ صرف تیس روپے اپنے اخراجات کیلئے رکھ کر باقی سب حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں اشاعت قرآن کیلئے بھیج دیتے۔ ۱۹۴۰ء میں جب گرانی ہوگئی تو چالیس روپے رکھنے شروع کردیئے اور ایک سال میں دس ہزار روپیہ خدمت دین کیلئے دیا۔ صرف ایک کمرہ تھا جس میں اُن کی چارپائی بھی ہوتی تھی اور اُن کا کلرک بھی وہیں بیٹھتا تھا۔ وہی سونے کا کمرہ تھا، وہی بیٹھک اور وہی دفتر۔ اس میں سارا سامان پچاس روپے سے زیادہ کا نہ ہوتا تھا۔

۲۱؍جون ۱۹۵۰ء کو ربوہ میں حضرت پیر صاحبؓ کی وفات قریباً ۸۴ سال کی عمر میں ہوئی اور بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں تدفین عمل میں آئی۔ آپؓ کی تصانیف میں پسر موعود، قدرت ثانیہ، نشان فضل، حمائل شریف اور ایک پنجابی نظم بھی شامل ہے۔

حضرت پیر صاحبؓ کے بڑے بھائی حضرت پیر افتخار احمد صاحبؓ کے حالات الفضل انٹرنیشنل ۲۱؍جنوری ۲۰۰۰ء کے اسی کالم میں شامل اشاعت ہیں۔ آپؓ کی ایک بہن حضرت صغریٰ بیگم صاحبہ تھیں جو حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاولؓ کی اہلیہ تھیں اور یہ رشتہ حضرت مسیح موعودؑ کی تجویز پر ہی طے ہوا تھا۔ انہیں ایک خاص امتیاز یہ بھی حاصل تھا کہ بیعت اولیٰ کے موقعہ پر عورتوں میں سب سے پہلے آپؓ کو بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ آپؓ اماں جی کے نام سے معروف تھیں۔ ۷؍اگست ۱۹۵۵ء کو ۸۳ سال کی عمر میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

حضرت پیر صاحبؓ کی اہلیہ محمد نساء عرف محمدی بیگم صاحبہؓ محمد وزیر خان صاحب افغان کی صاحبزادی تھیں اور حضرت آدم بنوریؒ کے خاندان سے تھیں جو حضرت مجدد الف ثانیؒ کے خلفاء میں بہت بلند مقام رکھتے تھے۔ آپؓ اپنے شوہر کے ساتھ ہی ۲۳؍جون ۱۹۰۶ء کو نظام وصیت سے منسلک ہوئیں۔ ۹؍اکتوبر ۱۹۰۸ء کو آپؓ کی وفات ہوئی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئیں۔ آپؓ کا ایک بیٹا نوعمری میں فوت ہوگیا تھا جبکہ دو بیٹیوں میں سے ایک حضرت سیدہ صالحہ خاتون صاحبہؓ اہلیہ حضرت سید میر محمد اسحاق صاحبؓ تھیں۔ یہ رشتہ بھی حضرت مسیح موعودؑ کی تجویز اور تحریک پر ہی طے ہوا تھا اور حضورؑ کو قبل از وقت بذریعہ رؤیا اس کی خبر دی گئی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے حضور علیہ السلام کی موجودگی میں ان کا نکاح پڑھایا۔ آپؓ کے بطن مبارک سے سات بچے پیدا ہوئے۔ آپؓ امّ داؤد کے نام سے بھی معروف تھیں۔ موصیہ اور صاحب رؤیا و کشوف تھیں۔ ۸؍ستمبر ۱۹۵۳ء کو لاہور میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ احاطہ خاص میں مدفون ہوئیں۔

آپؓ کی دوسری بیٹی حضرت صاحبزادی حامدہ خاتون صاحبہ اہلیہ حضرت سردار کرمداد خان صاحبؓ تھیں جو ۵؍نومبر ۱۹۲۴ء کو قادیان میں فوت ہوئیں اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

……❀……❀……❀……

حضرت امام شافعیؒ

روزنامہ ”الفضل“ ربوہ ۴؍اکتوبر ۹۹ء میں حضرت امام شافعیؒ کے بارہ میں ایک مضمون مکرم وارث احمد فراز صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔ قبل ازیں حضرت امام شافعیؒ کا ذکر الفضل انٹرنیشنل ۹؍جون ۹۵ء کے اسی کالم میں ہوچکا ہے۔

حضرت امام شافعیؒ کا نام محمد بن ادریس تھا اور ابوعبداللہ کنیت تھی۔ آپؒ ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کی والدہ نے حالتِ حمل میں خواب دیکھا کہ مشتری سیارہ ان کے پیٹ سے نکلا پھر ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور ہر شہر میں اس کے ٹکڑے گرے۔ تعبیر کرنے والے نے انہیں بتایا کہ آپ کے بطن سے ایک عظیم عالم پیدا ہوگا۔ چنانچہ آپؒ کی پیدائش ہوئی۔ دو سال کی عمر میں والدین کے ہمراہ مکہ چلے گئے۔ نو سال کی عمر میں قرآن کا علم حاصل کیا۔ کاغذ خریدنے کی استطاعت نہ تھی اس لئے کسی سے مؤطا امام مالک لیا اور زبانی یاد کرلیا۔ پھر مدینہ جاکر امام مالکؒ سے ملاقات کی۔ اپنا تعارف کروایا تو امام مالکؒ نے فرمایا: خدا کا تقویٰ اختیار کرو، گناہوں سے اجتناب کرو، اللہ تعالیٰ تمہیں رفعت شان عطا کریگا۔

آپؒ مدینہ میں امام مالکؒ کی وفات تک ٹھہرے رہے اور اُن سے فیض حاصل کرتے رہے۔ امام احمد بن حنبلؒ نے آپؒ کے بارہ میں فرمایا کہ شافعی دن کے لئے بمنزلہ سورج ہیں اور لوگوں کے لئے عافیت کا موجب۔ ایک روز جب آپؒ امام احمد بن حنبلؒ کی عیادت کو آئے تو امام احمدؒ نے اٹھ کر آپؒ کو بوسہ دیا اور اپنے بستر پر بٹھایا، جب روانہ ہونے لگے تو آپؒ کی سواری کی رکاب تھام کر ساتھ چلتے رہے۔ نیز امام احمد بن حنبل ہر نماز کے بعد دعا کیا کرتے کہ اے اللہ! مجھے، میرے والدین اور محمد بن ادریس شافعی کو بخش دے۔

حضرت امام شافعیؒ بہت سخی تھے۔ دوسروں پر فراخدلی سے خرچ کرتے۔ ایک جہان نے آپؒ سے کسب علم کیا۔ ۱۹۵ھ میں بغداد آئے اور دو سال بعد پھر مکہ چلے گئے۔ ۱۹۸ھ میں پھر بغداد آئے اور چند ماہ بعد مصر چلے گئے جہاں صرف اڑتالیس سال کی عمر میں وفات پائی۔ آخری بیماری میں جب مزنیؒ آپؒ کی عیادت کو حاضر ہوئے تو آپؒ نے فرمایا:-

”دنیا سے رخصت اور بھائیوں سے جدا ہورہا ہوں۔ موت کا پیالہ پینے والا ہوں۔ اپنے بداعمال کے ساتھ خدا کے حضور حاضر ہورہا ہوں۔ مَیں نہیں جانتا کہ میری روح جنت میں جائے گی، اسے مبارکباد دوں۔ کہ جہنم میں ڈالی جائے گی“۔

پھر رونے لگے اور یہ شعر پڑھے:-

”جب میرا دل سخت اور میری راہیں مشکل ہوگئیں
تو مَیں نے تیری عفو کی سیڑھی کو اپنی امید بنالیا۔
مَیں نے دیکھا میرے گناہ بہت عظیم ہیں۔ لیکن
تیری عفو کو دیکھا تو وہ اس سے بھی بڑی تھی۔
الٰہی! مَیں نے تجھے گناہ بخشنے والا ہی پایا اور مَیں نے
تیری جُود و عفو کے احسان کو ہی محسوس کیا۔“

تمام علماء متفق ہیں کہ امام شافعیؒ ثقہ، امین، عادل، زاہد، متقی، سخی اور اعلیٰ کردار کے مالک تھے۔

Muslim TV Ahmadiyya

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
02/10/2000 - 08/10/2000

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Monday 2nd October 2000

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Corner: Class No.93, Final Part With Hadhrat Khalifatul Masih IV ®
01.10 Liqa Ma'al Arab Rec.09.03.00 ®
02.20 Documentary: A Visit to Mango Farm ®
02.45 Urdu Class: Lesson No.450 Rec.29.01.99
04.20 Learning Chinese: Lesson No.185 ®
04.55 Huzoor's Mulaqat: With Young Lajna & Nasirat Rec.24.09.00
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Kudak No.8
07.00 Dars ul Quran No. 24 Rec: 18.02.96
08.30 Liqa Ma'al Arab: Rec.09.03.00®
09.30 Urdu Class: Lesson No.450 Rec.29.01.99 ®
11.05 Indonesian Service: Friday Sermon With Indonesian Translation
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Norwegian: Lesson No.81
13.10 Rencontre Avec Les Francophones Rec.25.09.00
14.10 Bengali Service: Various Items
15.10 Homeopathy Class: Lesson No.159
16.20 Children's Corner: Class No.94 Part 1 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
16.55 German Service: Various Programmes
18.05 Tilawat,
18.15 Urdu Class: Lesson No. 451 Rec: 30.01.99
19.35 Liqa Ma'al Arab: Rec: 16.03.00
20.35 Turkish Programme: Various Items
20.50 Rencontre Avec Les Francophones Mulaqat: Rec.25.09.00 ®
21.55 Islamic Teachings: Prog.No.5/ Part One
22.15 Homeopathy Class: Lesson No.159®
23.25 Learning Norwegian: Lesson No.81 ®

Tuesday 3rd October 2000

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: With Hazoor Class No.94 / Part 1®
01.10 Liqa Ma'al Arab: Rec.16.03.00
02.10 MTA Sports: 2nd Annual Badminton Tournament Majlis Ansarullah Ahmadiyya Pakistan 2000 ®
02.40 Urdu Class: Lesson No.451 Rec.30.01.99
04.15 Learning Norwegian: Lesson No.81 ®
04.55 Rencontre Avec Les Francophones Mulaqat: Rec.25.09.00®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Class: With Hazoor
07.10 Pushto Programme: F/S Rec.25.06.99 With Pushto Translation
08.05 Islamic Teachings: Prog.No.5/Part 1 ®
08.35 Liqa Ma'al Arab: Rec.16.03.00®
09.35 Urdu Class: Lesson No.451 Rec: 30.01.99 ®
10.55 Indonesian Service: Various Programmes
12.05 Tilawat, News
12.40 Le Francais C'est Facile: Lesson No.10
13.05 Bengali Mulaqat Rec: 26.9.00
14.05 Bengali Service: Various Items
15.05 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.130
16.10 Le Francais C'est Facile: Lesson No.10 ®
16.35 Children's Corner: Correct Pronunciation of the Holy Quran, Lesson No.16
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.10 Urdu Class: Lesson No.454 Rec: 06.02.99
19.40 Liqa Ma'al Arab: Rec: 23.03.00
20.45 Zinda Log: Shahadut Malik Naseer Wahari Sb.
21.05 Bengali Mulaqat Rec: 26.9.00 ®
22.05 Hamari Kaenat: Part 62 Produced by MTA Pakistan
22.35 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.130 ®
23.40 Le Francais C'est Facile: Lesson No.10

Wednesday 4th October 2000

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Corner: Quran Pronunciation ®
00.55 Liqa Ma'al Arab: Rec.23.03.00 ®
02.00 Bengali Mulaqat: Rec.26.9.00 ®
03.00 Urdu Class: Lesson No.454 Rec: 06.02.99
04.30 Le Francais C'est Facile: Lesson No.10 ®
04.55 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.130 ®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Quran Pronunciation ®
07.00 Swahili Programme: Host: Maulana Abdul Basit Shahid Sahib
07.55 Hamari Kaenat: No.62 ®
08.25 Liqa Ma'al Arab: Rec.23.03.00 ®
09.30 Urdu Class: Lesson No.454 Rec: 06.02.99 ®
11.00 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.35 Urdu Asbaaq Lesson No.20
13.05 Atfal Mulaqat: Rec.27.9.00
14.05 Bengali Service: Various Items
15.10 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.131
16.10 Urdu Asbaaq: Lesson No.20
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.15 Urdu Class: Lesson No.455
19.30 Liqaa Ma'al Arab: Rec:04.05.00
20.25 French Programme: Source de Lumiere
20.55 *Atfal Mulaqat: Rec.27.09.00 ®*
22.00 Hobbies: Host Syed Nadir Saeedau Sb.
22.30 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.131 ®
23.30 Urdu Asbaq: Lesson No.20 ®

Thursday 5th October 2000

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Corner: Guldasta
01.10 Liqaa Ma'al Arab: Rec.04.05.00 ®
02.05 Atfal Mulaqat: 27.09.00 ®
03.10 Urdu Class: Lesson No.455 ®
04.25 Urdu Asbaq: Lesson No.20 ®
04.55 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.131 ®
06.05 Tilawat, News
06.35 Children's Corner: Guldasta ®
07.10 Sindhi Programme: F/S Rec.14.05.99
08.15 Hobbies : Part 2
08.45 Liqa Ma'al Arab: Rec.04.05.00
09.40 Urdu Class: Lesson No.455 ®
10.55 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning Turkish: Lesson No.4 ®
13.00 Liqaa Ma'al Arab Rec: 28.09.00
14.05 Bengali Service: F/Sermon Rec: 10.06.94 With Bangali Translation
15.10 Homeopathy Class: Lesson No.160 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
16.15 Children's Corner: Correct Pronunciation of the Holy Quran, Lesson No.17
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.10 Urdu Class: Lesson No.456 Rec: 12.02.99
19.40 Liqaa Ma'al Arab Rec: 28.09.00 ®
20.40 MTA Lifestyle: Al Maidah Presentation of MTA Pakistan
20.50 Tabarukaat: Speech by Maulana Abdul Malik Sahib. J/S 1973
21.50 Quiz History of Ahmadiyyat No.57 Host: Abdul Sami Khan Sahib
22.25 Homeopathy Class: Rec.15.05.96 ®
23.30 Learning Turkish: Lesson No.4 ®

Friday 6th October 2000

00.05 Tilawat, Dars-ul-Hadith, News
00.30 Children's Corner: Quran Pronunciation ®
00.50 Liqaa Ma'al Arab: Rec.28.09.00 ®
01.50 Tabarukaat: Speech by Maulana Abdul Malik Sb. J/S 1973 ®
02.50 Urdu Class: Lesson No.456 Rec.12.02.99 ®
04.10 MTA Lifestyle: Al Maidah ®
04.25 Learning Turkish: Lesson No.4 ®
04.50 Homeopathy Class: Lesson No.160 ®
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.55 Children's Corner: Quran Pronunciation ®
07.15 Quiz; History of Ahmadiyyat No.57 ®
07.50 Saraiky Programme: F/S Rec.17.12.99 With Siraiky Translation
08.30 Liqa Ma'al Arab: Rec.28.09.00 ®
09.30 Urdu Class: Lesson No.456 ®
10.55 Indonesian Service: Tilawat, Malfoozat
11.25 Bengali Service: Various items
12.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.55 Nazm, Darood Shareef
13.00 Friday Sermon: Live
14.00 Documentary: Forts Sindh'Umerkot Fort'
14.20 Majlis-e-Irfan: *Rec.29.09.00* With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.25 Friday Sermon: Rec.06.10.00 ®
16.25 Children's Corner: Class No.29, Part 2 Produced by MTA Canada
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.30 Urdu Class: Lesson No.457 Rec: 13.02.99
19.50 Liqa Ma'al Arab: Rec: 11.05.00
20.50 Interview: Bibi Nasra Begum Sahiba Wife of Late Mirza Mansoor Sahib
21.45 Friday Sermon: Rec.06.10.00 ®
22.55 *Majlis-e-Irfan with Huzoor: Rec.22.09.00 ®*

Saturday 7th October 2000

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Corner: Class No.29, Part 2 ® Produced by MTA Canada Hosted by Sheikh Abdul Hadi Sahib
01.05 Liqa Ma'al Arab: Rec.11.05.00 ®
02.05 Friday Sermon: Rec.06.10.00 ®
03.10 Urdu Class: Lesson No.457 Rec.13.02.99®
04.25 Computers for Everyone: Part 68
05.00 *Majlis-e-Irfan with Huzoor: Rec 29.09.00, ®*
06.05 Tilawat, News
06.35 Interview: Bibi Naseera Begum Sahiba Wife of Late Mirza Mansoor Sahib
07.15 MTA Mauritius: Various Programmes
08.10 Weekly Preview
08.50 Liqa Ma'al Arab: Rec.11.05.00 ®
09.50 Urdu Class: Lesson No.457 ®
11.05 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Danish: Lesson No.47
13.05 German Mulaqat: Rec.30.09.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.05 Bengali Service: Various Items
15.10 Quiz: Khutabat-e-Imam F/S Rec. 29.10.99
15.40 Weekly Preview
15.55 Children's Class: With Huzoor Recorded in London: Rec.07.10.00
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.20 Urdu Class: Lesson No.458 Rec:17/02/99
19.45 Liqa Ma'al Arab: Rec:18.05.00
20.44 Weekly Preview
21.00 Arabic Programme: Various Items
21.30 Children's Class: Rec.07.10.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
22.35 Documentary: Bharat Darshan Presentation MTA Qadian
23.00 German Mulaqat: Rec.30.09.00

Sunday 8th October 2000

00.05 Tilawat, News
00.45 Quiz Khutabat-e-Iman
01.00 Liqa Ma'al Arab: Rec.18.05.00®
02.00 Canadian Horizons:
03.00 Urdu Class: Lesson No.458 Rec17.02.99 ®
04.30 Learning Danish: Lesson No.47 ®
04.55 Children's Class: With Hazoor ®
06.05 Tilawat, News, Preview
07.00 Quiz Khutbat-e-Imam
07.15 German Mulaqat: *30.9.00*®
08.15 Chinese Programme:
08.40 Liqa Ma'al Arab: Rec.18.05.00 ®
09.45 Urdu Class: Lesson No.458 ®
10.55 Indonesian Service: Various Programmes
12.05 Tilawat, News
12.45 Learning Chinese: Lesson No.186 With Usman Chou Sahib
13.10 Mulaqat: Young Lajna & Nasirat Rec.01.09.00
14.15 Bengali Service: Various Programmes
15.15 Friday Sermon: Rec.06.10.00
16.15 Weekly Preview
16.30 Children's Class: No.94 Final Part
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.20 Urdu Class: Lesson No.460 Rec.20.02.99
19.45 Liqa Ma'al Arab: Rec: 25.05.00
20.50 Albanian Programme: Q/A Session With Zakria Khan Sb.
21.25 Dars ul Quran: Lesson No.25 Rec: 19.02.96
23.05 Mulaqat: Young Lajna & Nasirat Rec.01.09.00 ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249
Vol. 7 Friday, September 29, 2000 Issue No. 39

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

اقلیم ولایت کے ماہتاب
حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ

خاتم الاولیاء حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ (ولادت ۱۰۷۸ء۔ وفات ۱۱ر اپریل ۱۱۶۶ء) سلسلہ قادریہ کے بانی کا شمار اولیائے کبار اور صوفیائے عظام میں ہوتا ہے۔ آپ کی تصانیف فتح الغیب، غنیۃ الطالبین، الفتح الربانی وغیرہ زہد و تصوف کا لازوال خزینہ ہیں اور سالکان طریقت کے لئے خضر راہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ آپ کا مزار مبارک جس پر سلطان سلیمان نے ۱۵۳۵ء میں ایک خوشنما قبہ تعمیر کرایا بغداد میں ہے اور مسلمانان عالم کی بہت بڑی زیارت گاہوں میں سے ہے۔

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کا قلب اولیاء امت اور بزرگان سلف کی محبت سے اسی طرح لبریز ہے جس طرح شیشی عطر سے بھری ہوتی ہے۔ خصوصاً حضرت غوث اعظم سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت تو آپؑ تحریر فرماتے ہیں:

"جسمانی حسن کا ایک شخص یا دو شخص خریدار ہوتے ہیں مگر یہ عجیب حسن ہے جس کے خریدار کروڑہا روحیں ہو جاتی ہیں۔ اسی روحانی حسن کی بنا پر بعض نے سید عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی نعت میں ...... شعر کہے ہیں اور ان کو ایک نہایت درجہ حسین اور خوبصورت قرار دیا ہے"۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۶۵۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۲۴)

"فطرتاً بعض طبائع کو بعض طبائع سے مناسبت ہوتی ہے اسی طرح میری روح اور سید عبدالقادر کو خمیر فطرت سے باہم ایک مناسبت ہے جس پر کشوف صحیحہ صریحہ سے مجھ کو اطلاع ملی ہے"۔

(ایضاً حاشیہ صفحہ ۲۲۴)

حضرت اقدسؑ نے اپنی مجالس عرفان میں کئی بار آپ کی شان، عظمت اور جلالت مرتبہ کا تذکرہ کیا مثلاً فرمایا:

" حضرت سید عبدالقادر صاحب جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جو بڑے اکابر میں سے ہوئے ہیں ان کا نفس بڑا مطہر تھا"۔

(ملفوظات جلد اول طبع دوم صفحہ ۲۹)

"دیکھو ابوالحسن خرقانی، بایزید بسطامی یا شیخ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہم اجمعین وغیرہ یہ سب خدا تعالیٰ کے مقرّب تھے۔ اور انہوں نے بھی شریعت ہی کی پابندی سے یہ درجہ پایا تھا نہ کہ کوئی نئی شریعت بنا کر جیسا کہ آج کل کے گدی نشین کرتے ہیں۔ یہی نماز تھی اور یہی روزے تھے مگر انہوں نے اس کی حقیقت اور اصل غرض کو سمجھا ہوا تھا۔ بات یہ تھی کہ انہوں نے نیکی کی مگر سنوار کر، انہوں نے اعمال کو بیگار کے طور پر پورا نہ کیا تھا بلکہ صدق اور وفا کے رنگ میں ادا کرتے تھے۔ سو خدا نے اُن کے صدق و سداد کو ضائع نہ کیا ...... پس کوشش کرو کہ اس کی رضا کے موافق عمل در آمد کر سکو"۔

(ملفوظات جلد سوم طبع دوم صفحہ ۱۵۴)

حضرت سید عبدالقادر جیلانی کا روحانی منصب، دینی نظریات اور مخصوص علم کلام

قطب الاقطاب حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی کے روح پرور فرمودات کا حسین گلدستہ۔

وَاَجْلَسَنی فی قَاب قوسین سیدی
علی منبرالتخصیص فی حضرۃ المجدی

میرے سردار نے مجھے قاب قوسین کے مقام پر بزرگی کے دربار میں منبر تخصیص پر بٹھایا۔

کل قطب یطوف بالبیت سبعا
وانا البیت طائف بخیامی

ہر قطب بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کرتا ہے اور میں خود بیت اللہ ہوں اپنے خیموں کا طواف کرتا ہوں۔

(نور ربانی فی مدح المحبوب السبحانی صفحہ ۵۲ تا ۵۴۔ مؤلفہ مولانا غلام قادر آف بھیرہ مطبوعہ لاہور ۱۳۲۷ھ مطابق ۱۹۰۹ء)

☆۲......۔ مجھ کو رات دن میں ستر دفعہ کہا جاتا ہے کہ میں نے تجھ کو اپنے لئے پسند کیا اور تا کہ تو میری آنکھ کے سامنے پرورش پائے۔

(بہجۃ الاسرار مترجم صفحہ ۵۱ تالیف حضرت امام ابوالحسن الشطنوفی متوفی ۷۰۳ھ مطابق ۱۳۰۴ھ ناشر پروگریسو۔ ۴۰ بی اردو بازار لاہور نمبر ۲ طبع اول جنوری ۱۹۹۵ء)

☆۳......۔ تقویٰ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اپنے لذیذ ترین کلام اور الہام صدق سے تعلیم دیتا ہے۔

(فتوح الغیب مع شرح حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی۔ مقالہ نمبر ۱۷۔ صفحہ ۹۹۔۱۰۰ مطبوعہ مطبع نامی نولکشور لکھنؤ صفر ۱۲۹۸ھ مطابق جنوری ۱۸۸۱ء)

☆۴......۔ حق تعالیٰ نے اپنی بعض کتابوں میں ارشاد فرمایا ہے کہ اے ابن آدم اگر تو میری اطاعت کرے گا تو میری طرح جب تو کن کہے گا تو وہ ہو جائے گا۔ (فتوح الغیب مع شرح صفحہ ۳۷۲)

☆۵......۔ جاہل پہلے میرا حج کر پھر بیت اللہ کا حج کرنا۔ میں کعبے کا دروازہ ہوں"۔

('الفتح الربانی والفیض الرحمانی' مترجم صفحہ ۲۰۲ تصنیف خلیفہ اعظم حضرت شیخ عنیف الدین ابن المبارک قادری۔ ناشر منزل نقشبندیہ کوچہ ککے زئیاں بازار کشمیر لاہور)

☆۶......۔ حضرت علیؓ سے مروی حدیث ہے کہ ایسا شخص جس کے ذمہ فرض کی ادائیگی واجب ہے اور وہ نوافل پڑھتا ہے تو اس کی مثال حاملہ عورت کی ہے۔ (فتوح الغیب مع شرح صفحہ ۲۷۴، ۲۷۵)

☆۷......۔ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام جنگل کی گھاس پات کھاتے اور جوہڑوں کا پانی پیتے اور غاروں اور ویرانوں میں بسیرا کر لیتے تھے اور جب سوتے تو پتھر یا بازو کا تکیہ بناتے تھے"۔

('الفتح الربانی والفیض الرحمان' مترجم صفحہ ۱۶۱)

☆۸......۔ جب تو اپنی خواہشات کے خاتمہ کے اعتبار سے مر جائے گا تو تجھے ایک لازوال زندگی عطا ہوگی اور تو ہر رسول، نبی اور صدیق کا وارث ٹھہرے گا اور تجھ پر ولایت ختم ہو جائے گی (بك تختم الولایة)۔ (فتوح الغیب مع شرح صفحہ ۲۳)

☆۹......۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

جماعت احمدیہ جرمنی کے
۲۵ویں جلسہ سالانہ کا نہایت کامیاب و بابرکت انعقاد

(زبیر خلیل خان۔ نیشنل جنرل سیکرٹری۔جرمنی)

الحمد للہ جماعت احمدیہ جرمنی کا ۲۵واں جلسہ سالانہ ۲۵ر تا ۲۷ر اگست ۲۰۰۰ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار منہائیم کے علاقہ میں منعقد ہوا۔ ازراہ شفقت سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ میں شمولیت فرمائی۔ حضور انور مع قافلہ جمعرات ۲۴ر اگست کو جرمنی تشریف لائے اور پھر جلسہ کے بعد اتوار ۳ر ستمبر تک جرمنی میں قیام فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے والوں کی تعداد ۳۳ ہزار سے زائد رہی۔ ۷۳ مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے ۶۶۲۵ نئے احمدیوں اور زیر تبلیغ افراد نے بھی جماعت جرمنی کے اس جلسہ میں شرکت کی۔ اردو کے علاوہ دس مختلف زبانوں میں جلسہ کی تمام کارروائی کا براہ راست ترجمہ نشر کیا جاتا رہا۔ جلسہ کے لئے ایک بڑی مارکی کے علاوہ پانچ مختلف اقوام کی جلسہ گاہ مارکیوں میں تینوں دن جلسہ کی کارروائی ہوتی رہی۔ ان اقوام میں عرب، فرنچ، البانین، ٹرکش اور روما اسپیکنگ اقوام کے احباب و خواتین شامل تھے۔

جلسہ سالانہ کا افتتاح پرچم کشائی کی تقریب کے بعد خطبہ جمعہ سے ہوا جو کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ ساری دنیا میں Live نشر کیا گیا۔ جمعہ کے روز ہی شام کے وقت مجلس عرفان منعقد ہوئی۔ دوران جلسہ حضور انور نے ایک جرمن مجلس عرفان میں شرکت فرمائی جس میں ۶ ہزار سے زائد افراد شامل ہوئے۔ علاوہ ازیں حضور انور ایدہ اللہ نے لجنہ سے بھی خطاب فرمایا اور مختلف اقوام کے پانچوں جلسہ گاہ میں جا کر شرکاء کے سوالات کے جوابات دئے۔ اتوار کے روز اختتامی خطاب بھی ایم ٹی اے کے ذریعہ ساری دنیا میں Live نشر ہوا۔

امسال جلسہ کی کارروائی کو ملکی اور قومی میڈیا میں خاص کوریج دی گئی۔ کارروائی کے اکثر حصہ کی اخبارات میں اشاعت کے علاوہ ریڈیو پر بھی نشر کی گئی۔

جلسہ کے موقع پر بہت سی اہم شخصیات نے بھی شمولیت کی۔ ان میں سے بعض نے حضور انور سے شرف ملاقات بھی حاصل کیا۔ اسی طرح حضور انور نے دورہ کے دوران بہت سے ممبران جماعت کو شرف ملاقات بخشا۔ فیملی ملاقاتوں کا یہ سلسلہ مسجد نور، منہائیم اور ہمبرگ میں جاری رہا اور ساڑھے تین ہزار سے زائد احباب و خواتین نے حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

ہمبرگ جاتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ نے ریجن ویسٹ فالن کے علاقہ Munster میں سو مساجد کی اسکیم کے تحت بننے والی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ اور پھر ایک سو کلو میٹر پر واقع اسی سکیم کے تحت ایک نو تعمیر شدہ مسجد کا افتتاح بھی فرمایا۔

جلسہ سالانہ کے کامیاب انعقاد کے لئے افسر جلسہ سالانہ اور مختلف اقوام کے افسران جلسہ گاہ اور ان کے رفقاء نے جو محنت کی اور جس جانفشانی سے کام کیا، اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔